

محمد درویش چاہیے۔ اس اجلاس سے کہ چند جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی۔ اور دوسری ٹیڑھ شروع ہو گئی۔ (الفضل)

قوت کی نظیر
 یہ دوائی ہے جو جنت میں
 علیہ السلام نے بذریعہ ابراہیم
 اطلال پر تیار کی یقیناً سمجھو
 سے خدا کا کلام
 جہلج کلانوں میں
 کے نظیر ہر اسی طرح ہو
 میں یہ دوا ہے نظیر ہے
 اس دوائی پر اس قدر خبر دے اور
 اعتماد ہے کہ اگر چار روز
 کے کھانے سے کسی دست
 فائدہ نہ ہو
 کہ قیمت اس کو دیکھا جی
 باوجود نہایت ہی قیمتی
 چیزوں اور تیار کی گئے
 خاص محنت و تلافی کے قیمت
 بین گویوں کی صرف عمر
 ملنے کا تہہ
 ع۔ ج۔ م۔ ف۔
 مینجر فوراً اخبار قادیان

میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجالا والا اکیلا اور محض اکیلا ہی اخبار ہے۔ مگر افسوس کہ نور کو جس قسم کے قدر دان ملے ہیں۔ وہ بھی اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ اور جب جب بھی ان کی قدر دانی کا جذبہ ہمارے سامنے آتا ہے۔ تو ہم مانتا پکڑ کر بیٹھ جلتے ہیں۔ بچھے دلوں میں جس نے اس امر کا درد بھری الفاظ میں اظہار کیا تھا۔ کہ یکم اکتوبر کو جوانی کا رڈ لکھنے کے بعد جن دوستوں نے دی پی کی وصولی کی آمادگی ظاہر فرمائی ان دوستوں کے نام جن کی تعداد ۲۰۰ تھی۔ دی پی کئے گئے۔ جن میں سے بغیر کسی حیل و حجت کے ایک صد وصول اور ایک صد واپس آئے۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ بعد وقت روپیہ میں سے ۸۰ وصول ہوئے۔ حالانکہ پہلے جوانی کا رڈ لکھے گئے تھے۔ اگر جوانی کا رڈ نہ لکھے جاتے تو پھر قادیانی کا خدا حافظ ہوتا۔

اچھا جانے دو چھپے قصوں کو ان کی یاد کو تازہ کر کے ہم کب تک سرد آہیں بھرتے رہینگے۔ اب میں تازہ قصہ آپ لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو گوشت پر اپنے پہلو میں ایک درد مند دل رکھنے والا آٹھ آٹھ سو پہلے بغیر نہ سیکھا یہ کون نہیں جانتا۔ کہ آج کل کا غنہ شدید گراں ہے۔ وہ کاغذ جو پہلے پھر م آتا تھا آج پانچ روپے رقم بھی دستیاب ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ اور یہ کون نہیں جانتا۔ کہ اس کاغذ کی شدید گمراہی کی وجہ سے اجناس نہ صرف اپنے جموں کو ہی کم کر دیا۔ بلکہ قیمتیں بھی ڈوب رہی دگنی کر دیں۔ اس حالت میں نور نے بہت احتیاط کے بعد اپنی قیمت میں صرف آٹھ آنے کا اضافہ کیا۔ جو گمراہی کاغذ کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور ہر اضافہ کے لئے تین صد خریداروں کے نام یکم دسمبر کو دی پی کئے گئے۔ جنہیں سے ۱۲۵ واپس اور ۷۵ ادوں ہوئے۔ حیرت کی بات ہے۔ کہ اس قدر خفیف رقم کا دی پی ہو۔ اور پھر ۱۲۵ واپس ہو جائیں۔ حالانکہ سب دوستوں کو پہلے اطلاع دی گئی تھی۔ ایک آریہ اخبار کو گمراہی کاغذ کی وجہ سے اپنے اخبار کی قیمت میں اضافہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ وہ خود لکھتا ہے۔ کہ ہزاروں جسے صرف ۹ دی پی واپس آئے۔

تو اس وقت تک مفت۔ اور باوجود درجنوں دفعہ یاد دہانی کے ایک کاپی کی قیمت دینے کا بھی رد و دار دکھائی نہیں دیتا۔ اخبار پر کاش جو نہایت ہی متعصب آریہ آریوں کی گواہی | اخبار ہے وہ جب دیکھتا ہے کہ خاکسار ایڈیٹر نور نے حضرت باوانک احمد علیہ السلام کا مسلمان ہونا ایک اور ایک دو کی طرح ثابت کر دیا ہے۔ تو اس کی روح بھی داغ دے کے بغیر نہ رہ سکی۔ چنانچہ وہ ۹ مئی ۱۹۱۵ء کے پرچم میں لکھا ہے کہ "اخبار نور قادیان کے ایڈیٹر سردار سورن سنگھ (موجودہ) جہینوں سے اپنے اخبار میں سکھ مذہب کو اسلام کی ایک شاخ بیان کر رہے ہیں۔ اور باوانک صاحب کو ایک راسخ الاشفاق مومن ثابت کر رہے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی لکھا کہ سکھ صاحبان کو مباحثہ کرنے کی دعوت بھی دے چکے ہیں مگر کسی نے ان کے چیلنج کو منظور نہیں کیا۔ کیا خالصہ کپ میں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ہے۔ جو ایڈیٹر نور سے مباحثہ کر سکے۔" غور کرو کہ یہ ایک ایسے خطرناک دشمن کی گواہی ہے۔ کہ جس کو دیکھ کر بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ واقعی حق میں ایک قوت ہے جو کٹر سے کٹر دشمن کے منہ سے بھی داغ تھیں لئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر کس قدر حیرت اور تعجب کی جا ہے کہ وہ لوگ جنہیں چاہیے تھا۔ کہ اس کا رخیریں ایڈیٹر نور کا اٹھ بٹاتے۔ مگر کیا مجال کہ ان کے کانوں پر جوں نور بنگ جاناؤ ان کے احساس پس سے مس تو ہو جاویں۔

صرف اسی پر اکتفا نہیں ہے۔ آریوں کا دوسرا اخبار جو تعصب میں پر کاش سے بھی چار قدم آگے ہے۔ آریہ گزٹ اپنے اپریل شمارے کے پرچم میں لکھتا ہے کہ "نور یہ لکھ رہا ہے کہ سکھ مذہب کا بانی اسلام کا پیرو تھا۔ اس کے ثبوت میں وہ بہت کچھ چکھ چکا ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے سکھ بھائیوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جسے دیکھ کر اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ ایڈیٹر نور بازاری لے گیا۔"

ان زبردست شہادتوں کو پڑھ کر ایک خطرناک سے خطرناک دشمن بھی اور ایک متعصب سے متعصب انسان بھی یہ کچھ بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ بے شک نور مذہبی دنیا میں وہ کام کر رہا ہے۔ جو اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ بلاشبہ نور اس امر کے اخبار کا حق رکھتا ہے۔ کہ بے شک تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں اور آریوں

بجھار ہے۔ قبیلہ کے ساتھ اس کا خیال ہے کہ اسلام قبول کرے۔ "بہر حال ان کا خط آیا کہ وہ دیوان ہندو جو اسٹنٹ سرجن کے معزز عہدے پر تعین ہو۔ مع بال بچہ کے مشرت باسلام ہو گیا۔"

ایک ناک شاید ہی کسی مسلمان دوست نے خاکسار ایڈیٹر نور کی تصانیف کی سو دس تو الگ ایک درجن کاپیاں خریدی ہوں۔ مگر یقیناً نور کے ناظرین یا امر جرائی اور تعجب سے نینگے۔ کہ سردار صاحب سینیپل کشتی نے خاکسار ایڈیٹر نور کا معرکہ الاماء ٹریکٹ آریہ دہرم کاپول کے متعلق لکھا۔ کہ یا تو آپ مجھے آریہ دہرم کے پول کے دوبارہ چھپوانے کی اجازت دیں۔ اور یا آپ خود چھپوائیں۔ میں چار صد خریدوں گا۔ یہ خط مینے جوں کا توں حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؒ کے حضور پیش کیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ تحریر فرمایا کہ:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ خود چھپوائیں۔ کچھ ان کی طرف سے مدد ہو جائیگی۔ اور کچھ میں بھی کر دوں گا۔"

قابل غور امر ہے کہ سکھ صاحبان جن کے مذہبی عقائد کی چھان بین اور حضرت باوانک احمد علیہ السلام ثابت کرنے کے لئے میں شب و روز مصروف رہتا ہوں۔ جب نہ دیکھتے ہیں کہ خاکسار ایڈیٹر نور کا قابل قدر ٹریکٹ آریہ دہرم کاپول واقعی آریہ سبلج کا نہ بند کرنے کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتا ہے۔ تو انہوں نے بغیر کسی حیل و حجت کے اس کی چار صد کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کیں حالانکہ مسلمانوں کو جن کا یہ سب سے زیادہ فرض ہونا چاہیے تھا کہ وہ اس کا رخیریں خاکسار ایڈیٹر نور کا ہاتھ ملتے رہنوں اس ٹریکٹ کی ایک درجن کاپیاں بھی نہ خریدیں۔ آواز زدے اصول جہنیں میرا جانی دشمن ہونا چاہیے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ایڈیٹر نور نے آریہ سبلج کے لئے ایک ایسی بے نظیر کتاب لکھی ہے۔ کہ جو اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور جس کا جواب آریہ سبلج سے قطعاً نہیں ہو سکتا۔ تو وہ اس کی پانچ نہیں دس نہیں چار صد کاپیاں خرید کر سکھ صاحبان اور آریہ سبلج میں مفت تقسیم کرتے ہیں۔ مگر میں قربان جاؤں اپنے بھائیوں کے کہ جن کا یہ فرض ادنیٰ ہونا چاہیے تھا کہ وہ اس کا رخیریں واسے ورے۔ قدمے سننے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہاتھ بٹاتے۔ آہ اس کے متعلق کسی کان پر جوں تک نہیں رگیتی۔ اور اگر ایک دوست بھری مجلس میں کہہ اپنے الفاظ کی پاس خاطر کے لئے دو صد کاپیاں لیتا ہے

مگر آہ! افسوس دوسری طرف وہ قوم ہے جس کا مائو دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے۔ جب اس کی طرف اخبار نور کا جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ہی ذریعہ ہے کاوی بی پہنچتا ہے تو دو سو تیس فیصدی نہیں۔ ۲۰ فیصدی نہیں۔ ۳۰ فیصدی نہیں۔ بلکہ ۵۰ فیصدی واپس آتے ہیں۔ اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ صرف ۹۰ کا دی پی ہے۔ اگر زیادہ کیا ہو تو خدا جلنے کیا حشر ہوتا۔ ہم یہ روٹا کھانا تک روٹے چلے جائیں۔ ہم خود حیران ہیں۔ کہ اسے خدا یا ہم یہ خواب دیکھ رہے ہیں یا درحقیقت ان حالات سے گزر رہے ہیں۔ یہ باتیں جلنے مٹنے۔ اب جس طرح ہمارے ہمارے ہوش و حواس کو باختہ کر دیا ہے جو درحقیقت ان سطور کے لکھنے کا محرک ہوا۔ وہ ہوش با واقعہ کوئی ایسا معمولی واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ جو بھی خیر خواہ ملت اس ہوش ربانہ واقعہ کو سنیکا۔ وہ بھی ہماری طرح عالم سکنت کی قدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیگا۔

ماضین جلد سے یہ امر مخفی نہیں ہو گا۔ کہ اب کی دفعہ حضرت اقدس نے اخبارات کی توسیع اشاعت کے لئے پر زور الفاظ میں سفارش کی۔ اور فرمایا کہ ہر ایک اخبار کی اشاعت کم از کم دو ہزار تک پہنچا دینی چاہیئے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ دوسرے اخبارات کی اشاعتوں میں سالانہ جلسہ کی تقریب پر کس قدر اضافہ ہوا ہے۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ نور میں ۱۰۳۔ ایک خریدار کا اضافہ ہوا۔ جو نہایت ہی حوصلہ شکن امر ہے۔ شاید دوست حیران ہوں کہ تین مسادہ ایک کی گنتی ہماری سمجھ سے باہر ہے مگر میں اپنے دوستوں کو زیادہ الجھن میں نہیں لکھنا چاہتا۔ اور بہت جلد اس محمہ کو حل کئے دیتا ہوں نور کا سالانہ چنڈہ عکاس ہے ہماری اصطلاح میں وہ خریدار ہے۔ جو سال بھر کی قیمت یا دسے کے نور کو ایک سال کے لئے جاری کرے۔ مگر سالانہ جلسہ پر ایک نوید مہر علی صاحب ملود نے اپنی گرہ سے دیکر کچھ غصہ کئے لئے دو خریداروں کے نام اخبار نور جاری کر دیا۔ اور غرور و پیہ دیکر جتا

خبر حیات صاحب نے اپنے نام اخبار جاری کر دیا یعنی تین خریداروں کی قیمت کی مجموعی تعداد عکاس برابر ہے ایک خریدار یا ۱۰۳ = | خریدار یہ ہے سالانہ جلسہ کی آمد کی کل پونجی۔ ہم حیران ہیں کہ یہ اس قوم کی حوصلہ افزائی کا نمونہ ہے۔ جس کا مائو دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ حیرت حیرت!! حیرت!! تعجب!! تعجب!! تعجب!! اس پرچہ پڑھو تو اس ہوش ربانہ واقعہ نے ہمارے جذبات پر ایسا حوصلہ شکن اثر کیا ہے کہ فقط کام کرنے کو مل نہیں چاہتا یہ اس قوم کی شان سے بعید ہے جو مذہبی احساس اور ہمدردی میں اپنا ثانی نہ کہتی ہو۔ ایک نور کی اشاعت ہی اس قدر محنت و دھرم ہے کہ ہمیں اس کے ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ پھر دوستوں کی طرف سے اس قدر حد سے بڑھی ہوئی سرد مہری کا اظہار۔ آریہ اور سکھ اخبارات جو ہمارے زعم میں ہمارے ایڈیل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جاو ذرا جا کر دیکھو کہ ان کے اخبارات کی اشاعتیں بلاشبہ چار چار پارچے پانچ ہزار تک ہیں اور پھر ہزاروں میں بصد وقت ۲۰ فیصدی دی پی واپس آتے ہیں۔ گویا ان کو دی پی واپس کرنے کی شکل ہی نہیں۔ اور وہ دی پی واپس کرنا جانتے ہی نہیں۔ اور سکھوں کے بعض اخبارات کو اس کے ایک ایک خریدار نے اس فخط سالی میں سینکڑوں ہی روپیہ کی اعانت کی ہے۔ اول تو نور کی اشاعت ہی بہت قلیل بلکہ اقل ہے۔ دوسرے جیسا قاعدہ جو ابی کارڈ کے ذریعہ اطلاع دینے کے بعد بصد وقت چاس فیصدی وصول ہوں۔ یکم اکتوبر اور یکم دسمبر کے دی پیوں کی وصولی کے حشر کے متعلق میں ذکر کر آیا ہوں۔ آئندہ توسیع اشاعت کا یہ عالم ہے۔ کہ حضرت اقدس نے سالانہ جلسہ پر خاص سفارش کی تھی مگر پھر بھی ۱۰۳ خریدار سے زیادہ کا اضافہ ہوا۔ اگرچہ میں چار اور خریداروں کے نام بھی زبردستی۔۔۔ اپنی یادداشت میں لکھ لئے۔ مگر ہم ان کو خریدار اس وقت کہہ سکتے ہیں

جب ان کی قیمتیں ہماری پاکٹ میں پہنچ جائیں۔ ورنہ نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ چار پارچے خریدار دی پی وصول کرینگے یا سالانہ جلسہ کی عکاسی ان چار پارچے خریداروں کے دی پیوں کی واپسی و تحیرہ کی ہی نذر ہو جائیگی۔ بہر حال یہ رونے کا مقام ہے کہ نور جیسا بے نظیر پرچہ ہو۔ جسکے لئے سب زیادہ خیر خواہ امام وقت سے دیکر خطرناک سے خطرناک دشمن ہی اس ہر کا اعتراف کریں کہ بیشک غلام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجالانے والا صرف نور اکیلا ہی اخبار ہے۔ اور ایسے بے نظیر اور مجاہد پرچہ کی جیسے بھی اعانت کی جائے کم ہے۔ اور یقیناً ایسے بے ریا قومی خادم کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنے کے مترادف ہو۔ ایسے مجاہد پرچہ کے ساتھ یہ سلوک لاریب دنیا میں مجاہد کشی کی پہلی مثال ہے میں بتلائے دیتا ہوں کہ اگر چندے اور نور کے ساتھ آپ جیسے مہربانوں کا پی برتاؤ نہ ہو۔ تو خدا آپ خود ہی اندازہ لگا لے کہ نور ایسی زبردست چوٹوں کا کہاں تک مقابلہ کر سکیگا۔ اور اگر آپ نے نور کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ نہ کی۔ اور نور کے ساتھ اسی طرح کے زمانہ سلوک ہوتا رہا۔ تو یقیناً نور کے گلے پر کھنڈ چھری رکھنا ہو گا۔ نہیں نہیں نور کے گلے پر نہیں۔ بلکہ ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کی تحریک پر مومنوں کے ہاتھوں سے کھنڈ چھری چلانا ہو گا۔ تم میں سے کون ہے جو یہ پسند کرتا ہو کہ ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کی تحریک کو بند کر دیا جاوے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اپنے اندر ایک خشخاش کے دانہ کے برابر بھی ایمان رکھنے والا اس فعل ناروا کو جو نور کشی کے مترادف ہے جائز رکھتا ہو۔ تو پھر جب یہ صورت نہیں۔ تو ایسے مجاہد پرچہ کی جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ہی ذریعہ ہے کی اعانت کرنا آپ کیوں اپنا فرض نہیں سمجھتے کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر یہی صفحات جو قومی رونے پر صرف ہوئے ہیں۔ سکھوں یا آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض پر صرف ہونے۔ مگر میرے دوستو! جب تک آپ اپنے فرض کو نہ پہچان لگے۔ میں برابر آپ لوگوں کو آپ کے فرض سے آگاہ کرتا رہوں گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَحَمْدُهُ وَتَسْبِیْحُهُ عَزَّ وَجَلَّ

رواد و مباحثہ بائیں عتیقہ و آریج

اور احمدیوں کو فتح تمبین

(از مدرسہ علم جناب مولوی نور احمد صاحب لومہ سی سنگل)

رد شمس رائے نامہ میں مصنفین ہو۔ کہ بتاریخ ۲۰ نومبر ۱۳۸۰ء
یکم دوم و ستمبر ۱۳۸۰ء۔ یہ جلد فتح گدھ چوڑیاں میں ہوا۔ اور
آریہ سلج نے نہایت زور شور سے مسلمانوں اور احمدیوں کو
جیلینج دیا۔ چونکہ پہلے مباحثہ احمدیوں سے تھا۔ اس واسطے قادیان
دارالامان میں بخدمت خلیفہ ربانی مسیح ثانی حضرت مقدس جبرائیل
بشیر الدین محمد و احمد صاحب اطلاع عرض کی گئی۔ حضور کے
امام سے شرائط ذیل قلم بند کئے گئے۔ اور حکم صادر ہوا۔
کہ ان شرائط پر آریہ سلج سے العبدین کو اذیت نہ کرے تاکہ خدا کی
طریقت تمام محبت ہو۔ کیونکہ ہمارے جتنے کام ہیں وہ
سب خدا کے حکم کے تحت ہیں۔ میں جو کچھ کرنا چاہیئے اخلاص
سے تبلیغ احکام الہی مد نظر رکھ کر کرنا چاہیئے۔ جب وہ شرائط
خاکسار کے پاس پہنچیں۔ تو یمنے عزیمت برکت اللہ و
چودھری کبیر اکو دیکر بھیجا۔ مگر آریہ سلج کے پردہ مان و متری
ذخیرہ ممبران نے کہا کہ ہمارا تمام معاملہ اشتہار میں ملے ہو
چکا ہے۔ اگلے روز خود شرائط کا پرچہ لے کر گیا۔ اور
منتری پردہ مان اور ممبروں کے سر پہنچ سے ملاقات کر کے
شرائط پر العبد چاہی۔ مگر خاموش اور آخر بار بار کہنے پر
دیروزہ جواب دیکر پرچہ شرائط مجھ سے لے کر محکم کی
راہ سے بلار ضامندی رکھ لیا۔ اور وصولی بھی نہ دی۔
چہرے مجھے دوبارہ رپورٹ بخدمت خلیفہ الحق ارسال
کرنی پڑی۔ اور عرض کیا گیا کہ بتو کل خداوند قلم لے آئے
تین مباحثہ نیاز مند کی عزت افزائی کے لئے
عدانہ و مکران کی رفق افروزی سے اس خواجی کو بابرکت
فراموش غنہ اللہ خدا کا فضل شاق حال ہو گا۔ اس میں
کوئی حکمت خداوندی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

عذر شود سبب غیر خدا خواہ
خمیر مایہ دکان شنیہ گرسنگست

حضور مقدس نے جناب مکرم شیخ محمد یوسف صاحب
ایڈیٹر نور اور جناب معظم شیخ صاحب مولوی عبدالرحمن صاحب
بالقابہ بھیج کر ہماری التماس کو سر لٹیک سوار کر کے ممتاز
دسرفراز فرمایا۔ قدرتی طور پر حضرت مولوی ابراہیم صاحب
بقا پوری مبلغ بھی تشریف لے آئے۔ بروز ہفتہ یہ
سب مکرم قصبہ فنج گدھ بمبکان میر محمد علی صاحب اتزی
چونکہ بوقت دو بجے مباحثہ شروع ہوا تھا۔ لہذا پھر
بذریعہ چٹھی سہ بارہ شرائط کی نسبت آریہ سلج کے منتری
پردہ مان اور ممبران کو توجہ دلائی گئی۔ ان کے پاس رشک
پندت پور ناتھ جو آریہ پرانی ندھی سہل کے ہیڈ اڈیشنک
ہیں اور پندت دینا ناتھ دغیرہ صاحبان آگئے تھے۔
جنہیں مباحثہ شناسنی سرور سابق محمد علی شہیدی شدہ قبول
رکھتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انکی رائے سے چٹھی
کا جواب آیا کہ مباحثہ اکادقت تین گھنٹے نصف نصف
پانچ بجے منٹ گنگلو۔ اور استناد کتب مسلمہ فریقین پر
ہو گا۔

الغرض بوقت دو بجوں کے مباحثہ شروع ہوا۔ مگر
صدافوس کہ جو اشتہار میں قلمی تھا۔ کہ سیمار کتاب الہی کو بیان
کیا جائیگا۔ وہ سب نظر انداز کیا گیا یعنی مباحثہ کے دو
پہلو تھے۔ اول یہ کہ قرآن مجید اور دید و دید کی نسبت پرکھا جائیگا
ان میں کون جیات و دلائل رکھتی ہے۔ دوسری وجہ سے اس کا
کلام الہی ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہو۔ چھوڑ دیا گیا صرف
جارجانہ پہلو رکھ لیا گیا۔ صاحب آریہ سلج نے اسٹیج پر کھڑے
ہوتے ہی اعلان کیا کہ آپ وید و دیو پراعتراض کریں ہم
قرآن مجید پر کریں گے۔ چونکہ آریہ سلج کسی منصفانہ طریق پر
صادق نہ تھا۔ اس واسطے مجبور ہو کر کہہ دیا کہ
غنیہ ہے۔ جارجانہ پہلو اختیار کیا گیا۔ اس اشار میں
سامعین کا ہجوم عمدہ حیثیت کے پیمانے پر تھا
جناب سردار لال سنگ دہی انیکر تہانہ فنج گدھ اور
جناب ڈپٹی نرائن سنگ صاحب مجریٹ بھی رونق افروز
تھے۔

مباحثہ اول

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب بالقابہ ایڈیٹر اخبار روز ترین قادیان

دارالامان نے نہایت مناسبت و سنجیدگی سے نصاحت و نصیحت
تہذیب کو مد نظر رکھتے ہوئے یوں تہذیب کا کھٹا کر شہادت دیں
وید و دیو پر کئے کہ سامعین کے دل پر نقش حجر کو دیا کہ وید
دو یا میں یہ یہ نقائص پائے جاتے ہیں۔ اور کیا کہ کیا جانا
ہے کہ وہ علوم کا جھنڈا ہے۔ سر تا پا خیال بچا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت وید دھیا کو اندرونی اور
بیرونی طور سے دیکھتا ہوں۔ کہ کیا آریہ سلج میں اصنی
کو جذب کرنے کی استعداد دلیاقت ہے۔ اور اندرونی
پہلو سے مراد ہے۔ کہ کیا آریہ سلج کو آریہ ازم
لپٹے میں لے سکتا ہے۔ اس سے بیرونی نظر کے لئے
فہم میں آگئے۔ میرے دوست سمجھ لیں۔ مگر پہلے بیرونی نظر
سے دیکھا ہوں کہ کیا آریہ سلج کا دہرم اس لائق ہے
کہ وہ دوسرے مذاہب مثلاً گجپتی گجپتی کی فوجوں کی وجہ سے
اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔

میرے دوستوں غور سے سوچو کہ سوامی دیانند جی مہلتا
اپنی کتاب سنیلکھ پر کاش کے ۳۵۰ سلاسل ۱۰ میں
لکھتے ہیں کہ۔

” (۱) جو جانور یا آدمی ایذا رسان ہو۔ اسکو سزا دیوی۔ اور جانور
سے مار دالیں۔ پھر ان کا گوشت خواہ چھینک دیں۔ خواہ
کٹے وغیرہ گوشت خوردل کو کھلا دیں یا جلا دیں۔ خواہ گئی
گوشت کھانے والا آدمی کھا دے۔ تو بھی دنیا کا کچھ نقصان
ہنیں ہوتا۔ لیکن اس آدمی کی طبیعت گوشت خوردی کی وجہ
بناک ہو جاتی ہے۔

اس فقرہ میں وید پر بیان ہے کہ اگر مارے گئے انسان کا
گوشت کوئی گوشت خور آدمی کھائے۔ تو دنیا کا کچھ نقصان
ہنیں۔ ہاں ممکن ہے کہ اس گوشت خور آدمی کی طبیعت ایذا
رسان ہو جاوے۔ اور ممکن ہے نہ ہو۔ مگر سیمار تہذیب کاش
میں سوامی دیانند جی ہمارا ج انسان کو مرے ہوئے انسان کے
گوشت کھانے کی اجازت ضرور دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ
تمام دنیا میں کوئی دہرم یا مذہب یہ اجازت نہیں دیتا اس
واسطے آریہ سلج کے اس قسم کے سائل ہرگز کسی انسان کو اپنی
طرف راغب نہیں کر سکتے۔

(۲) پندت پور ناتھ نے لکھے جواب میں بہت سا ایچ بی جی
کیا۔ مگر بات صاف تھی۔ سامعین کو بین۔ اس کی کہینچامانی

کو عذر گناہ بدتر از گناہ پر محمول کر کے مخطوط نہیں ہوتے تھے۔ کبھی کہتا تھا کہ یہ حکم ارکین سلطنت کو ہے کبھی کہتا کہ یہ حکم بطور سزا کے ہے۔

شیخ صاحب نے جواب میں فرمایا کہ خواہ کچھ ہو۔ اصل امر ثابت ہے کہ انسان مردہ کا گوشت انسان کو کھانا ہمارا ہی سوامی دیا نند نے دید و دیا کے دفع سے صادر فرمایا۔ جو عقل اور نقل کے برخلاف ہے۔

(۲) پھر شیخ محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ اس سے قطع نظر اور سنو کہ آریہ سلج کی سندھی میں آہوتی دینے کے وقت زعفران کستوری اور دیگر خوشبودار چیزیں آگ میں ڈالنی شرط ہے۔ بغیر اسکے عبادت نہیں ہو سکتی۔ اور کستوری سوا کے ہرن کے شکار کرنے کے نہیں ہو سکتی۔ جو انہیں پروردگار کے خلاف ہے۔ الفرض سندھی اور ہنس لازم و ملزوم ہیں۔ یعنی عبادت کرتے ہوئے کمال بے رحمی کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ جب ہرن کو مارا جاوے۔ تو اسی دم اس کی ناف کاٹنی پڑتی ہے۔ ورنہ کستوری کا مادہ تھیل ہو جاتا ہے اور یہ محققین پر مخفی نہیں ہے۔

(۳) پنڈت پورنا نند جی نے اس کا کافی جواب کوئی نہیں دیا۔ گو نگار بہت کیا۔ مگر اس کا جواب ہو بھی کیا سکتا ہے۔ کبھی کہتا کہ مزدوری نہیں کہ کوئی آریہ ہرن کو مارے کبھی کستوری اور کیسری کی تشریح کرتا تھا۔ مگر یہ سب بے بنی باتیں تھیں۔ جس سے ناظرین پر اعتراض کی اہمیت اور بھی آشکار ہو جاتی تھی۔ پھر شیخ محمد یوسف صاحب بالفاظ ۲۔

(۴) فرمایا کہ موکش (یعنی نجات) ہر چہ چریہ سے نائز ہو کر ملتی ہے۔ اور ہر چہ چریہ کی شرائط سے ۴۴ سو سال کی عمر بڑھتا ہے۔ ستیا رتھ پرکاش ص ۵۲۔ سلاسل ہوم اس سے معلوم ہوتا ہے۔ چار سو سال کی عمر نجات کے لئے شرط ہے۔ حالانکہ خود سوامی صاحب کی عمر ستر بہتر کے قریب ہوئی۔ آریہ سلج کے ممبروں میں اس کا نمونہ دکھانا چاہیے۔

(۵) پنڈت پورنا نند جی نے اس کے جواب میں بہت مانتہ پاؤں مارے۔ مگر جواب کافی نہ دے سکا۔ کبھی کہتا کہ تمہارے کس پیغمبر کی عمر سوامی جی کے برابر ہوئی۔ کبھی کہتا کہ دید و دیا پر عمل ہو تو ایسا ہو سکتا ہے۔

شیخ صاحب نے فرمایا کہ نمونہ دکھاؤ۔ نمونہ کا مطالبہ ہے۔

اور بس یہ پھر شیخ محمد یوسف صاحب نے نیوگ کی نسبت فرمایا کہ ہم نہیں کہتے کہ وہ بھلا ہے یا برا۔ یہ الگ بحث ہے۔ اب یہاں صرف یہ دکھانا ہے کہ سوامی جی ہمارا ج کی تعلیم سے نہ اور تقویٰ و طہارت کو کہاں تک لگاؤ ہے۔ سوامی صاحب ستیا رتھ پرکاش ص ۱۵۳ سلاسل نمبر ۴ میں لکھتے ہیں۔ ۱۔ اگر حاملہ عورت کے ایک سال صحت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المرغین مرد کی عورت کے نہ رہا جائے اور دونوں کا عالم شباب ہو۔ تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے۔

اب اس جگہ غور فرمادیں کہ سوامی جی ہمارا ج صریح طور پر شہوت رانی کے لئے نیوگ کی اجازت دی ہے۔ حالانکہ ایک سچے مذہب کا خاصہ ہونا چاہیے۔ کہ وہ انسان کو حرم دہو اور ناجائز تعلقات سے بکلی روک کر تقویٰ و طہارت کی زندگی بخشنے۔

پنڈت پورنا نند نے اس کے جواب میں ضرورت نیوگ کو ثابت کر کے الزام کو اور بھی بڑا دیا۔ جس سے تنگ اگر بعض رؤسا درمیان سے اٹھ کر بے ہوئے اور رونق جلسہ کے گھٹنے کا باعث ہوئے۔ اور بیجاری مستورات یہی اٹھ کر چلی گئیں۔ (۶) پھر شیخ محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ سوامی جی ہمارا ج ستیا رتھ دید و دیا نقل کرتے ہیں۔ کہ ہوا۔ آماج۔ پانی۔ خواہ جسم کے مساموں کے ذریعہ سے دوسرے جسم میں انیور کی حرکت سے داخل ہوتا ہے۔ ستیا رتھ ص ۳۳۳-۳۳۴ سلاسل نمبر سوامی جی ہمارا ج فرماتے ہیں کہ نفع جب جسم چھوڑتا ہے تو ہوا میں رہتا ہے۔ اور پھر ہوا۔ پانی۔ آماج وغیرہ کے ذریعہ دوسرے جسم میں جا کر حل کا باعث ہوتا ہے۔ بنا بریں ایک گلاس پانی میں سینکڑوں روہیں ٹھہر سکتی ہیں۔ جب وہ کوئی شخص مرد عورت پانی پیئے گا۔ تو سینکڑوں روہیں اسکے پیٹ میں داخل ہونگی۔ آگے ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیا نتیجہ نکلے گا۔ آپ خود اندازہ کر لیں۔

(۷) دینیز روح جیسے حیوانات میں جو۔ ویسی ہی ساگ پات پالک۔ گو بھی۔ گاجر۔ مٹی۔ غلغملہ میں ہے۔ ان کا کاٹنا بھی ہنس ہے (یعنی ایدارسانی)۔

پنڈت پورنا نند نے کہا کہ جیسے بلبل کو اس سے تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان میں احساس نہیں۔ ایسا ہی سبزیوں میں احساس نہیں ہے۔

جواب میں شیخ صاحب نے فرمایا کہ فریقین کے اعتقاد کے بموجب چونکہ بالوں میں روح نہیں۔ اور آپ کے اعتقاد میں سبزیوں میں روح ہے۔ اور آپ بھی اس کو مانتے ہیں۔ لہذا بالوں پر نیاس نیاس مع الفارق ہے۔

الغرض پانچ منٹ کا وقت کیا ہوتا ہے مگر آپ نے واقعی پانچ منٹ حجت کر دی۔ اور حق تبلیغ اور مباحثہ کی خوب داد دی۔ جو کچھ بیان فرمایا ہندیب اور شرافت کو مد نظر رکھ کر بیان فرمایا۔ گو آپ نے مسئلہ نیوگ پر بھی نوٹ لیا۔ مگر بار بار فرماتے جلتے تھے کہ حساب دوستان در دل سمجھ جاؤ۔ میں اس سے آگے کچھ نہیں کہتا۔ اردو عبارت ہے۔ سامعین کے لئے اس کا کھنڈا دھوا نہیں۔ بعض مکرم سامعین سے فرمایا کہ جو کچھ شیخ صاحب اس عبارت کی نسبت فرماتے ہیں۔ وہ سچ ہے۔ اس عبارت سے کھٹک یہی مضمون نکلتا ہے۔

پنڈت پورنا نند صاحب میڈ اوپنٹیک برقی نہ ہی سچا لاہور نے لفظ اہنسا پر موہر مارا پر لفظی بحث کی کہ لفظ اہنسا کا ارتھ کیا ہے۔ آپ نے جواب میں ستیا رتھ سے ترجمہ دکھایا کہ اسی کے معنی ایدارسانی کے ہیں۔ پھر ایک منتر کی نسبت وقف دیا کہ اس کا ارتھ کرو۔ پھر شور مچا کر ناجائز رعب ڈالنا چاہا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ میں آپ کی دہوش میں نہیں آ سکتا۔ اور اگر کان تھا کہ آپ کے چہرہ انور پر کوئی تغیر ظاہر ہو۔ بلکہ بدرجہ کمال جلال و جلال الہی ظہور پذیر تھا۔ بڑی منانت و دلیری۔ سے وقت کو پورا کیا۔

مباحثہ دوم

زانا بعد مہاشہ شاتی سرورپ ساقی محمد علی نے جارحانہ پہلو اختیار کر کے وہ آئینے پر تھیں۔ جن کا بظاہر وہ یہ ترجمہ سمجھتا تھا۔ کہ خدا اعلیٰ گراہ کرتا ہے۔ آیات ذیل اس نے ہندو تانی نزاکت کو زیر نظر روان پڑھیں۔ جس سے کلام الہی کا جلال ظاہر ہوتا تھا۔ اور اسکے اعتراض سے بھی قرآن مجید کی کامل شوکت ظاہر ہوتی تھی۔ ہاں اس وقت سچوانہ طریق سے ایک شہور حدیث کی صداقت عیاں ہوتی تھی۔ کہ بہت سے

عبداللہ
جیسے اجارہ دار لاہور میں چھپتا تھا
مگر میں کی غفلت سے دیکھا۔ اجارہ کی
نہیں بلکیاں مگر ہو گئیں۔ اور دستوں کو
وہ سچ نہیں پہنچ سکے۔ راستے
اب اجارہ دار چھپائی کا انتظام فادیان
میں کیا گیا جو اگرچہ فادیان میں دینی
رجسٹر طبع اور لکھی۔ مگر یہ سب ہم نے
میداشت کیا۔ کہ دستوں کو وقت پر
پہنچانے کے۔ امید کہ آئندہ زانا بعد
نہیں کو کفر کتاب کا موع مدیا
میں بھی نوٹ

قرآن مجید کے پڑھنے والے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن مجید اپنی زبانِ طہ سے دہنکار کرے گا۔ یعنی افسوس کرے گا۔ کہ تو نے مجھے پڑا کر ہی نہ سمجھا۔

(۱) ان الذین کفروا سواہ علیہم ائذ رتھم ام لم نندھم لا یؤمنون ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوة ولہم عذاب عظیم (۲) ومن یضلل اللہ فمالہ من ہاد۔

(۳) موسیٰ علیہ السلام کی دعا۔ (۴) فی قلوبہم مرض فزادہم ضلالا (۵) شیطان کی زبانی۔ دب بما اھوتنی۔

(۶) وکذلک جعلنا فی کل قویۃ اکابر یحییہا۔

(۷) لا مثلن جھنم من الجنة والناس اجمعین۔

ان آیات سے اور بقدر ان کی اہم معنی پڑیں ان سے یہ نکالتا تھا کہ خدا تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اور اس کی ایک نظیر دیتا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اس کو اگر کی طرح ہے۔ جو چار کے حال پر توجہ نہ کرے۔ بلکہ دوا دیکر اس کی مرض کو بڑھا دے۔

اور کہتا تھا کہ میں اس سے ڈر کر ہی آریہ مذہب کو اختیار کیا ہے مگر وہ ایشور بھی اس ضمن میں اس کا ساتھ نہیں دے گا۔

ادید پالٹ میں کچھ کہیں کہ وید پران کے مطابق ایشور کبھی اس کی عمر کو چار سو برس تک نہیں پہنچنے دیکالہاں

ماشاء صاحب میں ایک خوبی کی بات یہ تھی۔ کہ انہوں نے ایک دفعہ بھی صرف محمد صاحب نہیں کہا۔ بلکہ جتنی دفعہ

حضور اندس کا اسم مبارک منہ سے نکلا۔ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کہا۔ آگے دل کا حال خدا تعالیٰ کو معلوم ہو گا۔ واللہ صیہ

مگر کیا تجب کہ اس دور و شریفیت کی برکت سے خداوند اسکو اسلام کی طرف پہنچ لائے۔

اکرمی جناب مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب بالقابرتے وہ جواب دے۔ جواب نہ دیا یا سبیا سے نہیں بلکہ

آب کوثر سے لکھنے کے لائق ہے۔

اول یہ کہ ان آیات کو حکم تفسیر بعضہ بعضاً باقی آیات سے ملا کر مطلب بنا لو۔ تو تصنیف را مصنف نیکو بیان۔

دیکھو قرآن مجید میں مذکور۔ وہ آیتیں جو تم نے پڑھی ہیں وہ اپنے معنی میں عوم رکھتی ہیں۔ اور ان کا محل خاص ہے۔ مثلاً خداوند تعالیٰ اس کو ہدایت کرے کہ فرمایا

اللہ تعالیٰ نے و یھدی الیہ من اناب لہ پارہ ۱۳ سورۃ رعد یعنی جو نیک مرد بننا چاہے۔ وہ اس کی نظر

رجوع کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کو ہدایت کرتا ہے۔ اور خداوند تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں کرتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ

کذلک سفیل اللہ من ہو مسرف مرتاب (پارہ ۲) سورۃ ثومن یعنی جو شخص بیکرد و بنا نہیں چاہتا۔ اور فغول اور مشکوک طریق اختیار کرتا ہے۔ تو خداوند تعالیٰ اس کو ہدایت

نہیں کرتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جو کوئی سیدھے رستے چلے۔ وہ منزل پر پہنچتا ہے۔ دوسرا نہیں

دوم۔ قانون قدرت میں ہم روزمرہ ملاحظہ کرتے ہیں جو شخص ظاہری اعصار کو استعمال سے بیکار کر دے مثلاً

ہاتھ اوپر کھڑا کر دے تو وہ سوکھ جائے گا۔ جیسا کہ بعض لوگوں کے عمل سے نمایاں ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی انہیں

بند کر لے تو چند روز کے بعد اندھا ہو جائیگا۔ دیکھو یہ سورج کی روشنی ہے۔ جو اس سے فیضان حاصل کرے وہ کامیاب

ہو گا۔ اور جو شہر کی طرح انہیں بند کر لے وہ کمزور چشم ہو جائیگا۔

انہیں اگر منہ ہی ہوں تو پھر ان بھی رات اس میں تصور کیا ہے۔ بجلا آقاب کا

پس آیت ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم کے وہ معنی ہیں۔ جن کا اس آیت میں بیان لہم قلوبہم

یعقلون بھاد لہم اعین لا یبصرون بھاد لہم اذان لا یسمعون بھاد۔ سورۃ اعراف پارہ ۹ یعنی وہ نہیں سمجھتے ہیں اور انہیں ہوتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور کان رکھتے ہوئے نہیں سمجھتے۔

مقام ہذا میں بھی ان عام آیتوں کو ان خاص محال پر محمول کر کے مطلب نکالو۔ صرف لا تقرعوا الصلوٰۃ پر عمل نہ کرو۔

الغرض جو وقت بھی کوئی شخص غلات درزی قانون فطرت کو نہ سمجھے۔ تو عموماً اس کے پیچھے ایک اثر قصت الہی مرتب ہوتا ہے۔ جسکو مبداء اکل کی طرف نسبت کیا جاتا ہے۔ مثلاً

ایک شخص تیز چاقو یا استرہ ہاتھ پر چلائے۔ تو اس پر قدرت جو قطع ہے۔ مرتب ہو تا ہے۔ جس کا کہ یہ چلائیو الہی ہے۔ مگر نہ کارنگو آہنگ۔ گو چاقو یا استرہ میں تیز و ہار اس نے پیدا کی ہوئی ہے۔ لیکن صنعت کے لحاظ سے مبداء اول آہنگ

ہے۔ کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں نے اس چاقو یا استرہ کو عمرہ آہن سے بنا کر عمرہ سان پر چڑھایا تھا۔ ہماری صنعت اس سے ظاہر ہوئی تھی۔ تو اس نسبت سے کوئی عقل مند نہیں کہیگا کہ آہنگ نے ہتھیار چلانے والے کا سب سے عمل کو اپنے ذمے لیا ہے۔ اس واسطے وہ لازم ہے۔ بنا علیہ۔ خدا تعالیٰ بھی لازم ٹھہرایا نہیں جاسکتا۔ کیونکہ خداوند عامہ قدرت کی جہت سے اپنی طرف نسبت کرتا ہے نہ خاص کسی سے۔ اور فرماتا ہے کہ جب تم ہمارے نشان پر نہ چلے۔ تو تم نے یہی دم ٹکا دیا ہے۔

سوم یہ کہ ان آیات میں اظہار واقعہ ہے یعنی ہم دیکھتے ہیں کہ آغاز عالم سے دو فرق موجود ہیں۔ سعید و شقی۔ یعنی نیک و معاشی لوگوں سے دنیا پر ظاہر ہے۔ اور بد معاشی لوگوں سے

جیل خانے پر ہیں۔ یہ فرق کس نے رکھا ہے۔ کیا مجوسی کی طرح اثنتیت کے قایل ہو کر دو خدا کے قایل ہوں ایک زندان خیر ہے۔ اور ایک اصر من خالو اثر۔

اہل اسلام کے نزدیک گو شیطان کی ہستی کا انکار ہے مگر وہ کوئی فعل مختار ہستی قرار نہیں دیتی۔ بلکہ ارواح طیبہ و طیبہ

وغیرہ منظر خیر ہیں۔ اور ارواح خبیثہ مشیطین وغیرہ منظر شر ہیں۔ چونکہ حکم اللہ خلقکم دعا لغولون۔ اصل فاعل خدا تعالیٰ ہے۔ اس واسطے اصلیت پر نظر رکھ کر افعال کی نسبت خداوند

کی طرف ہے۔ اور جب بظاہر پر نظر کی جائے۔ تو وہ اصلی کورب ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے کہا نا پانی پیدا کیا ہے۔ مگر خداوند تعالیٰ نے والا نہیں۔ اور نہ پانی پینے والا ہے۔

علیٰ ہذا القیاس فہم کر لیا جائیے۔ کہ کتب الہی سے قطع نظر کر کے جب ہم دیکھتے ہیں تو دنیا میں نیک و بد شقی و سعید دو گروہ پاتے ہیں۔ اگر کوئی آپ کو چھے۔ کہ یہ

دونو گروہ کس نے پیدا کئے ہیں۔ تو آپ یہی جواب دیجئے کہ خدا تعالیٰ نے ہی اس اسی واقعہ کو قرآن مجید میں نقل کیا گیا ہے۔ مگر ساتھ ہی تفصیل کر دی گئی ہے۔ کہ یہ سب کچھ خلق ہی ہے۔ مگر خلق کلی شئی ثم ہدی۔ یعنی ہر

ایک شخص تیز چاقو یا استرہ ہاتھ پر چلائے۔ تو اس پر قدرت جو قطع ہے۔ مرتب ہو تا ہے۔ جس کا کہ یہ چلائیو الہی ہے۔ مگر نہ کارنگو آہنگ۔ گو چاقو یا استرہ میں تیز و ہار اس نے پیدا کی ہوئی ہے۔ لیکن صنعت کے لحاظ سے مبداء اول آہنگ

ہے۔ کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں نے اس چاقو یا استرہ کو عمرہ آہن سے بنا کر عمرہ سان پر چڑھایا تھا۔ ہماری صنعت اس سے ظاہر ہوئی تھی۔ تو اس نسبت سے کوئی عقل مند نہیں کہیگا کہ آہنگ نے ہتھیار چلانے والے کا سب سے عمل کو اپنے ذمے لیا ہے۔ اس واسطے وہ لازم ہے۔ بنا علیہ۔ خدا تعالیٰ بھی لازم ٹھہرایا نہیں جاسکتا۔ کیونکہ خداوند عامہ قدرت کی جہت سے اپنی طرف نسبت کرتا ہے نہ خاص کسی سے۔ اور فرماتا ہے کہ جب تم ہمارے نشان پر نہ چلے۔ تو تم نے یہی دم ٹکا دیا ہے۔

سوم یہ کہ ان آیات میں اظہار واقعہ ہے یعنی ہم دیکھتے ہیں کہ آغاز عالم سے دو فرق موجود ہیں۔ سعید و شقی۔ یعنی نیک و معاشی لوگوں سے دنیا پر ظاہر ہے۔ اور بد معاشی لوگوں سے جیل خانے پر ہیں۔ یہ فرق کس نے رکھا ہے۔ کیا مجوسی کی طرح اثنتیت کے قایل ہو کر دو خدا کے قایل ہوں ایک زندان خیر ہے۔ اور ایک اصر من خالو اثر۔

اہل اسلام کے نزدیک گو شیطان کی ہستی کا انکار ہے مگر وہ کوئی فعل مختار ہستی قرار نہیں دیتی۔ بلکہ ارواح طیبہ و طیبہ وغیرہ منظر خیر ہیں۔ اور ارواح خبیثہ مشیطین وغیرہ منظر شر ہیں۔ چونکہ حکم اللہ خلقکم دعا لغولون۔ اصل فاعل خدا تعالیٰ ہے۔ اس واسطے اصلیت پر نظر رکھ کر افعال کی نسبت خداوند

کی طرف ہے۔ اور جب بظاہر پر نظر کی جائے۔ تو وہ اصلی کورب ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے کہا نا پانی پیدا کیا ہے۔ مگر خداوند تعالیٰ نے والا نہیں۔ اور نہ پانی پینے والا ہے۔

علیٰ ہذا القیاس فہم کر لیا جائیے۔ کہ کتب الہی سے قطع نظر کر کے جب ہم دیکھتے ہیں تو دنیا میں نیک و بد شقی و سعید دو گروہ پاتے ہیں۔ اگر کوئی آپ کو چھے۔ کہ یہ

دونو گروہ کس نے پیدا کئے ہیں۔ تو آپ یہی جواب دیجئے کہ خدا تعالیٰ نے ہی اس اسی واقعہ کو قرآن مجید میں نقل کیا گیا ہے۔ مگر ساتھ ہی تفصیل کر دی گئی ہے۔ کہ یہ سب کچھ خلق ہی ہے۔ مگر خلق کلی شئی ثم ہدی۔ یعنی ہر

ایک شخص تیز چاقو یا استرہ ہاتھ پر چلائے۔ تو اس پر قدرت جو قطع ہے۔ مرتب ہو تا ہے۔ جس کا کہ یہ چلائیو الہی ہے۔ مگر نہ کارنگو آہنگ۔ گو چاقو یا استرہ میں تیز و ہار اس نے پیدا کی ہوئی ہے۔ لیکن صنعت کے لحاظ سے مبداء اول آہنگ

ہے۔ کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں نے اس چاقو یا استرہ کو عمرہ آہن سے بنا کر عمرہ سان پر چڑھایا تھا۔ ہماری صنعت اس سے ظاہر ہوئی تھی۔ تو اس نسبت سے کوئی عقل مند نہیں کہیگا کہ آہنگ نے ہتھیار چلانے والے کا سب سے عمل کو اپنے ذمے لیا ہے۔ اس واسطے وہ لازم ہے۔ بنا علیہ۔ خدا تعالیٰ بھی لازم ٹھہرایا نہیں جاسکتا۔ کیونکہ خداوند عامہ قدرت کی جہت سے اپنی طرف نسبت کرتا ہے نہ خاص کسی سے۔ اور فرماتا ہے کہ جب تم ہمارے نشان پر نہ چلے۔ تو تم نے یہی دم ٹکا دیا ہے۔

لیک چیز کو پیدا کر کے اس کے سارے حال راستہ بتا دیا،
فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ و نفس ما هو لھا فالہما
فجودھا و تقویٰھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جان کو
پیدا کر کے اس کو اہام کیا ہے اور تقویٰ یعنی پرہیز
کی سڑک یا شاہراہ بتلا کر اس کو پہنچانے والی پک ڈنڈیاں
بھی نشاندار کر دی ہیں۔ راہوں پر نصب نما۔ انگشت نما
اشارات قائم کر دی ہیں

چہارم۔ پھر مولوی صاحب نے آیت لا الھ الا اللہ فی الدین
کی تفسیر کے ذریعہ منکشف فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کو قادر مطلق
ہے۔ چاہے تو اپنے ارادہ سے سب کو ہدایت پر جمع کر
دے۔ جیسے فرمایا۔ ولو شاء لعدیکم اجمعین۔ مگر
چونکہ اکی طرف سے کسی پر جبر و اکراہ نہیں۔ بلکہ انسان کو ایک
مدت تک فعل مختار کر کے ہدایت اور ضلالت کا راستہ عیاں
کر دیا ہے۔ اور اپنی مرضی سے اطلاع دے رہی ہے کہ ہدایت
پانے سے ہم راضی ہیں۔ اور اسے انسان تمہارے پیراہ جانے
سے ہم ناخوش ہیں۔ یہ اختیار دیدینا اسلام کے اصل پر
روشنی ڈالتا ہے۔ کہ دین میں اکراہ نہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے۔ لا الھ الا اللہ فی الدین قد تبین الرشد
من الغی۔ یعنی دین زبردستی نہیں منایا جاتا۔ ہدایت گمراہی
سے علیمہ ہو چکی ہے۔ جبر اکراہ کی ضرورت نہیں۔

بنائے علیہ اور فرمایا۔ وان احد من المشرکین استجار
فاحمہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ ما امنہ۔
یعنی اے رسول کریم اگر کوئی مشرک آپ کی پناہ لے۔ تو اس کو
پناہ دو۔ تاکہ کلام الہی سنے۔ پھر اس کو اپنے امن کے مقام
میں پہنچا دو۔

باوجودیکہ خداوند تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ جو چاہے کر سکتا
ہے۔ مگر تو بھی انسان پر جبر نہیں کیا۔ کہ اگر وہ نیکی کرنا چاہے
تو اس کا ہاتھ ٹوٹے۔ اور اگر بدی کرنا چاہے تو ہاتھ چلے
یا وجود قادر ہونے کے وہ جیسا نہ طریق سے ہدایت و
ضلالت کی راہ دکھلا کر انگشت نمائی کرتا ہے کہ سید ہے
راستہ چلو اور ضلالت کی راہ سے بچو۔ گمراہ نہ ہو۔ مگر
جب انسان نہیں مانتا۔ بلکہ اکر جھپٹتا ہے۔ تو وہ راندہ
درگاہ ہو جاتا ہے۔ تو فرمایا کہ دیکھو انسان جب تم نے
سیدہی اختیار نہ کی۔ تو کیسی ہماری جھٹکار میں آیا۔

ہاں چہارے جیسے واضح شفق کا کھانا مانے۔ ہم اس سے
ایسا ہی برتاؤ کرنے ہیں۔

عزیزیکہ از در گمش سر یافت بہر درگاہیچ عزت یافت
پھر الزامی جواب دیا۔ آریہ بہیونی میں کھا ہے۔

آریہ بھے منے چھٹے اذین مطبوعہ سمت ۱۹۵۶ء
صفحہ ۵ مہارشی دیانند فرماتے ہیں۔ جو ناسک ڈاکو
چور۔ بشواس گھاتی مورکھ شے سمٹ ہنسا آدی اتم

کرموں میں گھین ڈالنے والے ہیں سواری ہیں مدید و یا اور کسی
انارکھ مش میں ان سب دشمنوں کو ہلاکت نشا کر دینی دیکر انکو
حکم ہے کہ جو لوگ بوجہ حق میں گشت فہیں۔ اچھے کاموں میں گھین ڈالنے والے ہیں
دیکر انکو مخالف میں دہر میں لے لیں انہیں جڑوں سمٹ نشا کر دینا چاہیے

اور فرمایا کہ دراصل آپ نے اس پہلی آیت پر تدبیر نہیں
کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الذین کفروا سواہ
علیہم اذ ذرہم ام لم تنذرہم لایؤمنون۔
یعنی جنہوں نے حق پوشی میں یہ حالت اختیار کر لی ہے
کہ خواہ کتنا ہے۔ ان کو سرنش کر دیا نہ کرو۔ وہ ماننے

پر آمادہ نہیں ہیں۔ کیوں اس لئے کہ ختم اللہ علی
قلوبہم و علی ابصارہم غشاۃ
یعنی انہوں نے اپنے اعصار باطنی کو استعمال سے
روک رکھا ہے۔ نہ وہ دل لگاتے ہیں کہ سمجھیں اور نہ
کان رکھتے ہیں کہ سنیں اور انہیں اسی طرح پتھر کر لی
ہیں گویا ان پر ٹیٹ چڑھا ہے پس جب انہوں نے ان
اعضا کو جھٹلے وہ مخلوق ہوئے نہ برتا۔ تو خداوند کے
قانون فطرت کے مطابق ان اعضا کی طاقت مسلوب ہو کر
ایسے ہو گئے کہ ہر سے تعبیر کرو یا غشاوہ سے

ایسا ہی دوسری آیت پر تدبیر کرو۔ ومن الناس
من یقول اٰمنا باللہ و بالیوم الآخر و ما ہم بمؤمنین
الایہ ہے۔ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اور
آخرت کی باتوں کو مانتے ہیں۔ مگر وہ دل سے نہیں مانتے
ایسے لوگوں کے دلوں میں تقاض کی روحانی مرض ہے
فی قلوبہم مرضی فخر اذ ہم اللہ مرضا۔ جو انکی جھٹکاری
سے بڑھ کر مورد قہر الہی ہوتی ہے۔

جواب پنجم۔ اضلال کے معنی ہلاکت کا حکم لگانا ہے
یہ معنی اس آیت سے نکلے ہیں۔ و قالوا اذا

ضللنا فی الارض انا لفی خلق جدید

اضلال ضلال سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہلاک ہونے کے
ہیں پس اضلال کے معنی ہلاکت کا حکم لگانے کے ہیں یعنی
اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر جو کفر و فسق و فجور پر مد سے بڑھ جاتے
ہیں۔ ہلاک کا حکم لگاتا ہے۔ اھلک کے محاورے کے مطابق
معتدین پر فرد جرم لگاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ المنافقوں میں فرماتا ہے۔ اذا جازک

المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک
لرسولہ واللہ یشھد ان المنافقین کاذبون یعنی رسول کریم
جب آپ کے پاس منافق لوگ (ظاہر کے مسلمان) آئے ہیں۔ تو
منہ سے گواہی دیتے ہیں کہ ہم کو یقیناً رسول برحق جلتے ہیں اور
خداوند تعالیٰ خوب معلوم کرانا ہے کہ آپ اس کے برحق رسول ہو
مگر منافقین کا یہ دعوئے کہ ہم دل سے سچا مانتے ہیں۔ اور زبان
سے اکی رسالت کا اقرار کرتے ہیں یہ سراسر جھوٹ ہے۔ ان کے
دل میں انکار ہے۔ اور زبان سے اقرار ہے۔ دل اور زبان
انکی موافق نہیں۔ پس ایسے لوگوں پر ہلاکت کا فتوئے ہے۔

اور سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما یضل بہ الا الفاسقین
الذین ینقضون عھد اللہ من بعد ميثاقہ ویقطعون
ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک
ہم الخاسرون۔ ہلاکت کا فتوئے انہیں لگاتا۔ مگر ایسے
لوگوں پر جو خدا سے عہد باندہ کر توڑ دیتے ہیں اور صد رحمی وغیرہ
کو قطع کرتے ہیں۔ اور زمین میں ہر طرح کا فساد کرتے ہیں۔ یہ
لوگ خسارہ میں ہیں۔ آپ ہی انصاف کرو کہ کیا ایسے لوگ قابل
ہلاکت نہیں۔ بالضرور ہیں۔ پس ایسے امر کو اضلال سے تعبیر
فرمایا ہے۔ جو ہرگز جائے اعتراض نہیں۔ مگر فہم کی توفیق
خداوند تعالیٰ سے مانگو۔ ایسا ہی موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر
تکرار کرو۔

KHILAFAT LIBRARY

وقال موسیٰ ربنا انک اتیت فرعون وملاک ذینہ
واموالا فی الحیلۃ الدنیا لیتلوا عن سبیلک ربنا
اطمس علی اموالہم واشد علی قلوبہم فلا
یؤمنوا حتی یردوا العذاب الالیم۔ سورۃ یونس دیکر عذاب
موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ تو نے فرعون وغیرہ کو
دنیاوی نخل و مال معیشت عطا کیا ہے۔ اب ان کا یہ حال ہے
کہ تیری راہ سے گمراہ کرنے ہیں۔ دیکھو خداوند ان کے مال تباہ کر

اور ان کے دل جو روح و ہدایت کا مرکز ہیں سنگ دلی سے
ملعون کہ ہیں یہ لوگ نہیں مانتے کہ جب تک کہ سخت دردناک
ضرب نہ دیکھ لیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰؑ
نے فرعون کے ایمان سے ناامید ہو کر دعا کی نہ اول میں
پس یہ دعا کسی طرح بھی قابل اعتراض نہیں اس کی زیادہ
تفصیل سنو۔ اور فرعون کی حالت پر نظر کرو۔ سورۃ النازعات
هل انتك حديث موسى اذا نادى به بالحداد المقدس
اذهب الى فرعون انه طغي فقتل هل لك الى ان تذكى
واهديك الى ربك فتخشي فارمه الاياته الكبرى
فكذب وعصى وحشر فتاوى فقال ادا ديكما لا على
فاخذ الله نكال الاخرة والاولى ان في ذلك لعبرة
لمن عيشى۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول اگر تم صلی اللہ علیہ وسلم
موسیٰ علیہ السلام واقعہ جو ہادی مقدس میں گذارا۔ آپ کو معلوم
ہو۔ خداوند نے فرمایا کہ فرعون کو جا کر فہمائش کرو وہ حد سے
بڑھ گیا ہے۔ اس کو کہو کیا تو پاکیزگی اختیار نہیں کرتا۔ اور تجھ
خدا کی طرف سے ہدایت کرتا ہوں تو اس سے نہیں ڈرتا۔ اور
ساتھ ہی حقانیت و صدق کے بڑے بڑے نشانات دکھاتا
پس اسے جھٹلایا اور نافرمان ہوا۔ اور اپنے لوگوں کو جمع کر کے
سادہ کی۔ اور بلند آواز سے پکارا کہ میں تمہارا اعلیٰ اور بڑا رب
ہوں۔ اسلئے خداوند نے اس پر فوجیں بھیج دیں اور پہلے اور پچھلے
گناہوں میں گرفتار کر کے سزا دی تو کہ حد سے بڑھنے والوں
کو عیب نہ ہو۔

مطلب واضح ہے کہ فرعون کی سنگ دلی کے بعد اس پر
قرآنی نازل ہوا۔ وحید و بھاد و استیقتہا الشہادۃ و علوا
سورۃ نمل پارہ ۱۵۔

ایسا ہی شیطان کے واقعات پر نظر کرو۔ وہ یہ جو کہتا ہے کہ
قل فیما اغویبتنی یعنی اے رب تو نے مجھ کو غوی کیا ہے
یہ اس کا دھوکہ ہے یعنی کام آپ کرتا ہے۔ اور ذمہ خدا تعالیٰ
کے لگتا ہے۔ اصل قصہ ایسے جو قرآن مجید میں اکثر جگہ صریح
تبریر سے پڑھو۔ اول سورۃ اعراف پارہ ۷ میں ہے۔ ثم قلنا
لعلکم تاتون۔ امجدوا لا دم فجدوا الا ابلیس لم یکن من
السجدین قال ما منعک الا تسجد اذا امرت قالی
انا خیر منہ خلقتنی من نحر و خلقتہ من طین۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ انسان کے مطیع
ہو جاؤ۔ وہ سب مطیع ہو گئے۔ مگر ابلیس نہ ہوا۔ فرمایا اے
ابلیس تو انسان کے مطیع ہونے سے کیوں رکھتا ہے
حالانکہ امارا نفاذ امر ہے۔ کہ او کی اطاعت کیسی ہے کہنے
لگا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ کیونکہ میں ناری مخلوق ہوں
اور وہ خاکی ہے۔

اب دیکھیں کہ خدا کے حکم کو نالیا ہے۔ عذرا گناہ بدر
از گناہ یہ کہتا ہے کہ میں بزرگ ہوں۔ جو اس سرگہیزد کا بول
ہے۔ تیسرے علاوہ یہ کہ اپنی کثرت خداوند پاک کے ذمہ
لگاتا ہے۔ پس کیا یہ سیاہ جھوٹ نہیں کہ خداوند نے اسے
برگشتہ کہا۔ دراصل وہ خود ہی ٹپکھ کر اور سمجھ کر گمراہ ہوا۔
اور دین الہی سے برگشتہ ہو کر ملعون بن گیا۔

ایسا ہی آیت و کذات جعلنا فی کل فریۃ اکابر
مجرمہا پر نظر کرو۔ جرم کے معنی قطع تعلق کے ہیں۔
خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ بستیوں میں یہ واقعات ہمراہ علم سے
ہو گئے ہیں کہ جنہوں نے خداوند سے قطع تعلق کیا۔ وہ
اکابر لوگ ہو۔ لفظ جرم کے معنی قطع تعلق پر ہمارے ثباتی سر پہنے
ذرات رد کیا۔ مگر چھپتا ہوا۔

شیخ صاحب نے فرمایا کہ کہو کیا تردد ہے۔ اور اس آیت پر
کون شبہ پڑتا ہے۔ مگر کچھ نہ کہہ سکا۔
یہ انکی عادت تھی کہ قیاسی شیخ عبدالرحمن صاحب اعتراف
اٹھاتے تو اس کا جواب دیتا۔ ایک اور آیت پڑھ سنا۔

ایک دفعہ شیخ صاحب کی زبان فیض ترجمان سے سہواً نکل گیا
مولوی محمد علی اسپرنا خوش ہوا۔ اور درخواست کی کہ صاف کہنا چاہئے
(وھنل اللہ لا یتوفی بھامیں) عطا ہذا کہتے لگا۔ کہ اگر یہ جرم
کی صداقت دیکھ کر کہہ سکتے اسلام چھوڑا ہے۔ شیخین نے فرمایا
کہ اس طرف دونوں نے صداقت اسلام کے کھڑے موجود ہیں
اور شیخ صاحب نے فرمایا کہ بتلاؤ تو یہ کہ اسلام چھوڑ کر تم نے کیا
پایا۔ اور میں بتلاتا ہوں کہ مذہب ہندو چھوڑ کر میں نے کیا پایا مگر
اس سے پہلے تو یہ کہ گیا۔ اور پھر آیت ومن یصل اللہ فا
لہ من ہاد کو دہرایا کہ جو خداوند کو راہ کرے۔ اس کا کوئی
ناوی نہیں۔ (دراصل یہ نکرار قضی و جعل علی اقلہ کا
مصدق ہے)

مگر شیخ عبدالرحمن صاحب نے فرمایا کہ اسکے دندان شکن

جواب ہو چکے ہیں۔ بہارِ خوار مت کہہ راضی نہ ہو
ہلاکت کا فتوے اور فوجم ہے۔ جو فریب اور سرت
مرتاب پر لگایا جاتا ہے۔

اسکے بعد گیارہ منشاہ گئے۔ پریزیڈنٹ نے کہا کہ اب
نصف وقت آپ کا اور نصف ہمارا ہے۔ ایک منٹ میں
آپ صاحبان کا شکریہ ادا کروں گا۔

مہاراجہ جی محمد علی بولے کہ خدا نے تعالیٰ نے اور محمدؐ
والسلام نے بڑا زور لگایا کہ دنیا ہدایت کی طرف آئے مگر
نہ آئی۔ ہاں وہ قریب قریب اس میں ناگاہیابہ ہوئے
اور محمود غزنوی نے ہندوستان پر بڑے سخت حملے کیے وغیرہ
وغیرہ

مگر شیخ عبدالرحمن صاحب نے اپنے پنج منٹوں میں مختصر
طرح پر کچھ حصہ لایا اور کچھ حصہ تحقیقی جواب نے فیصلہ کر دیا۔ کہ
محمود غزنوی کے حملوں کی نسبت اختلاف ہو کہ پہلے کس نے
کیا یہ بھی تاریخ میں لکھا ہے کہ راجہ جے پال نے پہلے حملہ کیا۔
جس کا جواب دافغانہ دینا پڑا۔ چنانچہ ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا جنگ دافغانہ تھا۔ مگر ایسے واقعات کو حیار
کتاب الہی کے مضمون سے کیا نسبت ہے؟

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی یہ کہ آپ کے
زمانہ بابرکت میں تمام عرب زیر نگین ہو گیا۔ اور خلفاء کے
وقت عرب نے ہلکے دوسرے ملکوں کے فتوحات حاصل ہو
اور لاکھ خلیفہ و سلاطین عظام و اولیائے کرام و فضلاء
علام و علماء و مشایخ کیا۔ بزرگان ملت لاکھ ہزار پیدا
ہوئے۔ حضور اقدس کی کامیابی اظہر من الشمس و امین من اللہ
ہے۔ جس سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔

مگر یہ تو بتلایا ہے۔ کہ دیدہ نے کیا کامیابی حاصل کی کیا
سارے عالم میں دہر ہو گیا یا تمام دنیا کو آریہ کر لیا۔ اسکے
جواب میں اسکے منہ پر قطعی مہر لگ گئی۔ آریہ سلطنت نے ختم
مباحثہ پیلہ ساز گئی بجا اور تالی مارنا شروع کیا۔ اس اسلام نے
نصف سے زور اللہ اکبر بلند کیا۔ بھان بھجیے جلد گاہ گویا
اٹھا۔ ساز گئی کی آواز نعرہ بکیر میں بالکل غائب ہوئی۔

عجیب مقابلہ ہے۔

فکر بر کسے بقدر ہمت اور ست

باد رکھنا چاہیے۔ کہ عوام لوگوں کو علمی مذاق نہیں ہوتا اور

مسائل علمی جو ان کے فہم سے بلند ہوتے ہیں۔ اس واسطے وہ خاص دلچسپی نہیں لے سکتے۔ اکثر جگہ کہنے والے لوگوں کی رائے ہے کہ فیصلہ کو ہلاکت کے حوالے کرتے ہیں میرا فہم میں یہ رائے کچھ وزن نہیں رکھتی۔ جب عوام مذاکرہ علمی سے امتیاز ہوتے ہیں۔ تو وہ اس سے دلچسپی کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔ خاص کر جن لوگوں کی عادت معمولہ مزہ بیڑ لڑانے کی ہو یا وہ پہلو اٹوں کی کشتی سے مزہ لیتے ہو یا دو مجلس علم حکمت فلسفہ کو اس شریعت سے کیونکر مردہ حاصل کر سکتے ہیں۔ علمی مسائل سے اہل علم ہی حفظ و افراتہا کئے ہیں۔ یہ خاص ان کا حصہ ہے۔ لہذا اپنے چاہا کہ ان واقعات کو قلم بند کروں۔ اور ہلکے سے سفارش کروں کہ وہ کمرار سے اس تحریر کو دیکھیں تاکہ فہم کا موقع ملے۔ اور تاکہ وہ لذت افکار سے حفاظت کیا کہ علماء کی علمی ہستی کی داودیں۔ وہ غور سے خیال کریں کہ شہادت منکرین کا ان جوابات سے بڑھ کر کون جواب دے۔ جو باقی رہ گیا

درمیانی واقعہ

بروز اتوار جب شائق دہرم سے مباشرت ہو چکا۔ تو دو بج کے قریب ایک پلٹ دینا ناٹھ سابق ایڈیٹر فلاسفر نے ایک لیکچر دینا شروع کیا۔ پہلے تو تمام مذاہب پر نظر کرنے کا پہلو لئے ہوئے تھا۔ بالآخر نماز پر اعتراض کرنا شروع کیا کہ قیام رکوع۔ سجود۔ جلسہ میں اللہ اللہ کا ذکر بھول جاتا ہے اور خود حالت لکچر میں کبھی نیچے ہونا اور کبھی اوپر کو مگر برابر بولتا جاتا تھا۔ اور قل ایھا الکافرون کی غلط تغیر کی دینے کہا کہ زندہ آدمی میں دیکر کا ذکر ہے۔ اور گردن کو اونچی کر کے بلند بانگ سے کہا کہ میں تمام جہان کے مولویوں کو قیامت تک چیلنج دیتا ہوں کہ حلال کھانے کا قرآن مجید میں ذکر نہیں ہے میری محمدی صاحب فتح گٹھی بول لکھے کہ خبردار اب یہ وقت ایسے امور میں گرنے کا نہیں۔ جواب دینے والے چلے گئے۔ اب کس کو چیلنج دیتا ہے۔ ادھر سے آریہ الجھ پڑے مغرب تھا کہ ہنگامہ برپا ہو۔ اسپر شانتی سرور پنے کہا کہ مسلمان لعنۃ اللہ علیہ انکا زمین قرآن مجید میں پڑھتے ہیں اگر ہم نے ایسا بول بولا تو کیا قیامت ہوگی بعض ممبران آریہ نے بری طرٹ اشارہ کر کے کہا کہ دیکھو یہ

بھی بیٹھے ہیں۔ اور اہل علم ہیں۔ کیوں نہیں افراتہ ہو آپ بھی نوٹ کر دو۔ وہ صاحب نے تشرف فرما ہوئے۔ اور خاکسار نے کچھ کر چار نوٹ دیئے۔
(۱) قرآن مجید میں حلال کہا نا نہیں کہا۔ اس کا ثبوت؟
(۲) وید کا ذکر زندہ آدمی میں کہاں ہے اس کا حوالہ؟
(۳) قل یا ایھا الکافرون کی تفسیر غلط کی ہے۔
(۴) لغت کے معنی کیا ہیں اور کفر کے اقسام کتنے ہیں۔
پلٹ دینا ناٹھ نے کہا کہ اگر قرآن مجید میں حلال کہا نا نکل آئے۔ تو میں آریہ تھوڑا سا سلام کا قائل ہو جاؤں گا۔
خاکسار نے جواب دیا کہ حلال کے لفظ سے آپ کا منشا کیا ہے۔ حلال کا لفظ عام ہے۔ ذبح کے سوا اور بھی حلال چیزیں ہیں۔ اور حلال کے مراد میں معنی اجازت کے ہیں۔ جیسے حرام کے مراد میں معنی ممانعت کے ہیں
تیسرے کہنے لگا کہ ذبح کا ذکر قرآن مجید میں نہیں نکلا
نے کہا کہ پہلا پارہ اور پہلے سورہ بقرہ دیکھو۔ ان اللہ یا موصوفان تذبحہ بقرہ۔
پھر کہنے لگا کہ ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ اگر پڑھنے کا ذکر نہیں۔ خاکسار نے سورۃ انفاس سے نکلا و امیناً ذکر اسم اللہ علیہ اور آیت و مالکم لا تاكلون مما ذکر اسم اللہ علیہ بلکہ سارا رکوع پڑھ کر شایا اور طلت کا مقابلہ حرمت سے کہہ کے بچایا۔ اور بیان کیا کہ خدا کا نام لینے سے بسم اللہ کہنے کی طرف اشارہ ہے۔
کہنے لگا۔ بس ثابت ہوا کہ بسم اللہ اگر کا ذکر قرآن مجید میں نہیں۔ و نیز ذبح کے معنی جھٹکا کرنے کے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ کیا آپ سکھوں کا جھٹکا کہا سکتے ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ مثبت العرش ثم انقضی۔ پہلے بات تو ثابت کر دو۔ پھر یہ الزام دینا۔ ذبح کے معنی حلقوم کا تار۔ و دامن کا ٹٹا اور خون بہانا ہے۔ جو حاصل تو اتر اور مصطلحات تو اتر سے ثابت ہے۔
کہنے لگا کہ لغت سے ثابت کر دو۔ اور غیث اللغات منگوئی خاکسار نے کہا کہ عربی لغت کی کتابیں ناموس صراح وغیرہ ہیں جو یہاں نہیں۔ اگر کل روز وقت تحریر کر دو۔ تو آپ کو ملازم کرنے کو حاضر ہو جاؤں۔ مگر تحریر نہ دی۔ اور منہ اقرار کیا۔ خاکسار نے کہا کہ اصطلاحات شریعت کا لغت

میں ذکر نہیں ہوتا۔ ورنہ اسلام کے معنی گردن نہادوں اور صلوہ کے معنی دُعا یا آگ تاپنے کے ہیں اور کے معنی قبض اور زکوٰۃ کے معنی پاک کرنا اور حج کے معنی قصد کرنا۔ اصطلاحات میں لغوی معنی ملحوظ ہوتے ہیں۔ مگر سارے سارے نامزد نہیں ہوتے۔ کیا کلمہ شہادت جو مشہور ہے نماز کے معنی ارکان مخصوصہ عبادت و روزے کی ہیئت کذا فی زکوٰۃ کے معنی نصاب چالیسواں حصہ دینا اور حج کے معنی خاص افعال عبادت کے جو خانہ کعبہ کے پاس ادا کئے جاتے ہیں۔ لغت سے نکال سکتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس ذبح کے معنی سمجھ لو۔ اور یہ الزامی جواب ہے۔

کہنے لگا۔ الزامی جواب تب ہو جب ہماری کتاب سے نکالو اس فہم و عقل کے قربان۔ خاکسار نے کہا کہ گوید کا اول ہی منتر۔ لہو اگنی میٹھے پروہتم بیک دیوم ہومارم اتنی دہاتا۔ اس میں گنی کے معنی صرف ذات الہی کے لغت سے نکالو (جواب ندارد) پھر کہنے لگا کہ کچھ دو۔ خاکسار نے تیزی سے اوپر کا مضمون لکھ کر حوالے کیا۔ اور کہا کہ اب دو تحریریں ہو چکیں۔ آپ بھی تحریر

جواب دو (جواب ندارد)

پھر کہنے لگا کہ بسم اللہ اگر قرآن مجید میں نہیں وغیرہ وغیرہ یہ قرآن مجید کے بیان کی کمزوری ہے۔

خاکسار نے کہا کہ تمہارے فہم و علم کی کمزوری طشت ازبام ہوتی ہے۔ ہوش سے سنو الفاظ میں ضعیف مجاز استعارہ ہوتا ہے۔ اور لغوی الفاظ منقول ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کا نام تیرنگ ہے۔ تو کیا اس کا منہ بننے کی طرح ہو جاتا ہے دیکھنے لگا کہ ہاں یہ ٹھیک ہے (ایسا ہی لفظ دابہ ہے۔ جو کھٹک کو کہتے ہیں۔ مگر عرف میں ہر چار پایہ کو کہتے ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ کفر ٹٹا خدا کا کہے۔ ایسا ہی سمجھ لو کہ ذبح کے معنی جھٹکا کے ہیں۔ اور اگر طاقت علمی رکھتے ہو تو ذبح کے لفظ کے معنی قرآن مجید سے جھٹکا کے ثابت کر دو۔ تو مبلغ غلہ روپیہ بطور نذرانہ اسی وقت دوں گا۔ پھر کیا تھا بھلین جھانکنے لگا کہ آپ مدعی ہیں۔ ثبوت آپ پیش کریں۔

خاکسار نے کہا کہ تم نے تو تخت پوش پر کھڑے ہو کر بڑی اکثر چھوٹے۔ تمام جہاں کے مولویوں کو چیلنج دیا ہے پس مدعی تم ہوئے۔ اب اپنے دعویٰ کا ثبوت دو اور ہم ثبوت دے دیا ہے۔ فہم حاصل کرو

تب پندت دینا ماتھ نے غیاث الغات نکالی اور اس میں فرج کے معنی بسل کردن پڑھ کر مذہبی حرکات کرتے رہے۔ سورج غروب ہونے لگا۔ دعدہ فردا پر تقاضا کیا گیا۔ مگر صاف پہلو تھی کر گئے۔ اب نئے سر پہ اٹھ کر بولنے لگا۔

خاکسار نے کہا کہ آپ کو دھرم کی قسم ہے کیا چاروں ویڈیو اول سے آخر تک پڑھ کر اسلام سے منحرف ہوئے ہو۔ میرا تو یہ دعویٰ ہے کہ آپ کبھی حدیث بھی دیدو سنا نہیں کیا ہوگا۔ اور اگر وید کہیں ہیں۔ تو ہمیں بھی حدیث کر او۔ اندر سے جھٹ جھٹ سوامی دینا نہ کارگو وید بھاشیہ پیر وید بھاشیہ نکال کر لے آؤ اور کہنے لگے کہ یہ ہے وید درشنی۔ خاکسار نے کہا کہ یہ سوامی جی وید بھاشی ہیں۔ اصلی وید قلمی نسخہ لاؤ۔ تاکہ ہم اس سے مقابلہ کرائیں اور درشن دیکھنا نہیں بلکہ وید کے ترجمہ کا کشف مطلوب ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ اور باقی سوالوں کا باوجود مطالبہ کے جواب نہ دیا۔ اور بذریعہ تحریر جواب دینے سے بھی اطلاع نہ دی سورج غروب ہونے پر تھا اس واسطے تمام مسلمان فتح و نصرت کے تازیانے بجاتے ہوئے جلسہ گاہ سے واپس آئے۔

اس جلسہ جہیوں کی کرامت

کرامت سے مراد عورت افزائی ہے۔ اس جلسہ سے جو اللہ تعالیٰ نے احمیوں کی کرامت فرمائی۔ وہ ذیل کے واقعات سے ظاہر کیجاتی ہے۔

(۱) اکثر غیر احمدیوں نے بھی بڑے تپاک سواہر کیا کہ مباحثین قادیان شریف کے منگو نے پائیے۔ اور جب مکرم مباحثوں کے آنے میں تاخیر ہوئی تو دھرم پال کی طرف دو ایک چٹھیا لکھیں کسی نے کہا کہ مولوی شامہ احمد صاحب منگوایا جائے اور جب بعد یاس ناگمان فتح گڑھ کے بازار سے مکرم معظم مباحثین رونق افروز ہوئے تو ہر ایک شوق مندر کی فرط شوق سے باہیں کھل گئے اور سننے کے لیے جلسہ گاہ میں بڑا ہجوم تھا۔ اور بعض متعصب طبیعت مولوی صاحبان بھی تشریف آور ہوئے۔

(۲) دویم یہ کہ چونکہ آریہ سماج نے صریح حق تلفی سے کام لیا یعنی اول مقرر کردہ بحث معیار کلام الہی کو چھوڑ دیا۔ مگر پھر بھی خدا نے فتح ہمارے حصہ میں دی۔

(۳) سویم یہ کہ انہوں نے ستیا رتھ کو جراحات سے بچانا چاہا مگر خود آریہ سماج کو بھی ستیا رتھ ہی مقدم رکھنا پڑا

(۴) چہارم یہ کہ ہمیں کافی وقت مباحثہ کے لیے باوجود شہید

تقاضا کے نہ دیا۔ حتیٰ کہ پانچ گھنٹہ بھی نہ مانے۔ اور دس بجے منٹ کا وقفہ گفتگو کے واسطے بھی نہ رکھا۔ (بالآخر کوئی انتظام ہوا) پنجم۔ ثالث غیر احمدی یا عیسائی منصفی کے لیے بھیجی مانا۔ (مگر آخر انہیں منصف کی تلاش کرنی پڑی)

(۶) ششم ایک لفظ یا منتر کے ارتقا پر تقاضا کیا۔ (مگر آخر وہ ایک سنسکرت دان کے مقابلہ میں بیچ نکلے)

روزانہ ایتوار شرادہ کی جواز عدم جواز پر بحث تھی۔

پندت پورنا نند اپریشک آریہ سماج بطریق عادت محمودہ اصل مدعا پر بحث نہ کر کے جارجا نہ پہلو بدل کر سناتن دھرم کو ملزم کرنا چاہا کہ مہا بھارت میں لکھا ہے کہ راجہ اندیو جی کی رسوئی میں دو ہزار ذبح ہوتی تھیں۔ اور ادریشو بھی جسکے جواب میں پندت گوردوت جی اپریشک سناتن دھرم نے اچرا کہ تمہارے اصل کتاب نہیں۔ صرف اس کے حوالجات میں گودہ نہ دکھا سکے جس میں وقت بہت ضائع ہوا۔ اور کہا کہ کتاب مہا بھارت میں ایک یگ میں ہے۔ بچا ہوا کھانے کا ذکر ہے۔ اور ایک یگ کے سوا اور تیسرا کچھ نہ ہے۔ آپ مدعی مدعا علیہ کے واقعات کا ذکر کرتے ہیں

مگر جو منو سمرتی میں فیصلہ ہے کہ جو مانس کھا گیا وہ سورگ میں نہیں جائیگا۔ اسکو نظر انداز کرتے ہیں۔ پندت پورنا نند کہا کہ مہا بھارت میں لکھا ہے کہ جو مانس نہیں کھا گیا وہ اکیس پشت تک پیشو کی بون میں رہیگا۔ ایسے شکوکوں کی نسبت آپ لوگوں کی کیا رائے ہے۔ کیا یہ باب الحاقی نہیں یعنی کسی نے کتاب میں ملا دیئے ہیں۔ یا انکے معنی کچھ اور ہیں۔ پندت گوردوت جی نے کہا کہ سوامی دینا نہ جی نے لکھا ہے کہ نیل گائے کا مارنا دوش نہیں۔ ستیا رتھ سہاس

حصہ نیز پیر وید بھاشیہ سوامی دینا نہ ادا دھیا ئے ۱۱ منر ۲۹ اور اگر تیرے راج جنگل میں رہنے والی جنگلی نیل گائے سے کھیتی کو نقصان پہنچتا ہو۔ تو میں ہدایت کرتا ہوں کہ تو اسکو مار کر کھیتی کی حفاظت کر۔ ترجمہ دھرم پال

صفحہ ۱۸۰۔ بلکہ مارنا بھی پیر وید بھاشیہ ادا دھیا ئے ۱۹ منر ۲۰ و رگوید انوکا ۱۱ سنگت ۴ منر ۱۲ میں درج ہے۔ (پورنا نند عجیب)

پندت پورنا نند نے کہا کہ مہا بھارت میں کچھوا گینڈا۔ گودہ۔ کرلی۔ کرلا۔ ٹڈیوں تک کھانا لکھا ہے

ہاں مانس کھانا شراب پینا اور کر کے کپڑے دھو لینا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ لکھا ہے۔ انسوس کو وقت ختم ہو گیا۔ مگر اس اثنا میں پندت رلیا رام اڈیتر سناتن دھرم پر چارک امرتسری تشریف لاتے ہیں۔ ازاں بعد پندت رام نرائی صاحب امرتسری اور ایک اور دودان سنسکرت دان کا نشی وغیرہ کے تعلیم یافتہ رونق افروز ہوئے ہیں۔

بروز سوموار گیارہ بجے سے پھر مباحثہ شروع ہوتا ہے۔ اور پندت دینا ماتھ اور پندت پورنا نند صاحب دھما شہ شانتی سورپ مولوی شیخ آریہ سماج پر برا بھلا کہتے ہیں۔

سناتن دھرم کی طرف سے پندت گوردوت جی مباحثہ اور پندت رلیا رام جی اور پندت رام نرائی جی اور وہ جوئے دودان سنسکرت دان نوجوان مقابلہ پیشروں کی طرح تلے ہوئے ہیں اور پیچھے سناتن دھرم کے عام خاص صفت باندھے کھڑے ہیں۔ فتح گڑھ کے خاص عام سے نہایت گرم بازار میں ہے۔ مباحثہ تو پرافوں کے مستند ہونے کی نسبت چھڑا۔ مگر آخر کار وہی جارجا نہ پہلو آریہ سماج والوں نے چھیر دیا۔

(۱) مباحثہ آریہ سماج پہلے سے تکرار کرتا تھا کہ قرآن مجید میں انجیل کا ذکر ہے۔ اور انجیل بائبل کا اور بائبل میں یسوع مسیح کا اور یسوع مسیح کا ذکر ہے۔ مگر وید میں کسی کا ذکر نہیں۔ اس واسطے وہ سب پہلے ہی۔ (۲) پندت گوردوت جی صاحب نے جو وید شاستر پوران کا لانا فی ماہر ہے۔ اور علم مناظرہ میں تیراک انسان سے فرمایا کہ پوران کا ذکر ویدوں میں ہے اور خاص کر ایک پوران بھکشت پوران ہے جس میں نہ صرف قدیم تاریخ بلکہ آخر سے تک پیشگوئیاں ہیں۔ جنہیں حضرت نوحؑ اور انجی کشتی اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد رسول اللہ صلیم کا ذکر ہے بطور پیشگوئی درج ہے بلکہ آخری اوتار کلگی (یعنی امام مہدی کا بھی) ذکر ہے۔

(۳) اسپر پورنا نند جی پندت آریہ سماج نے کہا کہ پوران سے مراد جو ویدوں میں ہے۔ وہ تاریخ سے ہے نہ یہ کہ اٹھارہ پوران جو انسانوں کے بنا دیئے ہوئے ہیں۔ اور وید پریم ایثار سے یوں بکھلے جیسا لکڑی جلنے سے دھواں نکلتا ہے۔

KHALAFAT LIBRARY

انکشاف بنک

(۴) پنڈت گوردت جی سنان دھرم نے فرمایا کہ دیر سہلی
تا پنج اور پوران دیر کے ہم پلہ ہیں اکثر اسی زمانہ سے تیار
جس زمانہ میں دیر کا گیان ہوا۔

(۵) پنڈت آریہ سماج پورنا نند اپدیشک نے کہا کہ پورنا
کا کچھ اعتبار نہیں ان میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارا دیو جی
ایک..... کے پیٹ میں گھس گئے اور اسکو ٹکڑ ٹکڑ کر ڈیا
کر دیا وغیرہ وغیرہ۔ دینر لکھا ہے کہ ایک لڑکا ماں
باپ کے بلداں کے لیے بھیجا۔ جسکے بے شمار ٹکڑے ہوئے
اور ہر ایک ٹکڑہ کتا تھا۔ کہ اسے میرے والد تیرا دان قبول
ہو۔ ایسے ایسے نام ممکن امور پورا فوں میں درج ہیں۔

پنڈت پورنا نند نے کہا کہ بھوشٹ پوران بہت پیچھے کی
بنی ہوئی کتاب ہے کیونکہ اس میں حضرت عیسیٰ کی نسبت
لکھا ہے کہ عیسیٰ کنواری کے پیٹ سے پیدا ہو گا اور
حضرت محمد رسول اللہ کا نام حمت لکھا ہے اور یہ کہ
اسکے پیران لنگ کے تختوں ہونگے۔ دینر بھگت کبیر اور
باداناک صاحب اور ایک اور بھگت کا ذکر ہے کہ جو

تھوڑی مدت کے دنیا میں موجود تھے۔ اور نیز کہا کہ ایک
خلاف عقل وہ واقعہ ہے جو ہمارا دیو کی نسبت لکھا ہے
کہ انہوں سے کسی دیت یا دیوتانے برما لگا کہ میں جسکے
سر پر ہاتھ رکھوں وہ مجھ سے ہو جائے۔ انہوں نے ایک
روز سوہ میں آکر بریدیا اس نے بڑھکرا نہیں کے

سر پر ہاتھ رکھنا چاہا وہ بھاگے اور پہاڑ میں جا گئے
اس خلاف فطرت بہت سی کوشش کی تاکہ کالے گردہ
نہ نکلے۔ بالآخر یہ واقعہ بشن جی پر شکست ہوا وہ ایک
حسین جمیل کا سروپ اختیار کر کے وہاں پہنچے اور کہا
کہ یہ تو اب مر گیا آؤ اسکو پیٹیں۔ اس نے سیاہا کرتے

کہتے سر پر ہاتھ مار کر اور خود بھسم ہو گیا۔ جب ہمارا دیو
پہاڑ سے نکلے تو واقعہ کی نسبت سوال کیا بشن جی نے
ظاہر کیا کہ عورت کا سروپ کر کے یوں اسے ہلاک کیا
ہمارا دیو نے کہا کہ ویسا ہی سروپ بنکر دکھلا جب بشن
نے بنکر دکھلایا تو ہمارا دیو جی اسکے پکڑنے کے لیے دوڑا

وہ بھاگ کر چکرورتی میں چلی گئی اور وہاں سے اپر
چکر چلایا جس سے انکے اعضاء کے ٹکڑے ٹکڑے
ہو گئے جہاں پر اعضاء کے ٹکڑے پڑے وہاں ہی

منصف کی تلاش ہوئی۔ آریہ سماج اپدیشک کہنے لگے کہ
بنارس کے پنڈت منصف قرار دیئے جائیں۔ پنڈت گوردت
سنان دھرم نے کہا کہ بھاشیہ کے جاننے والے یہاں بہت
ہونگے پہلے اسپر تحریر کرو۔ نوشت خوان ہو گئی

پنڈت دینا ناتھ نے لکھ دیا کہ میں قائل ہوں گا اور گوردت
جی نے لکھ دیا کہ اگر نہ نکلی تو میں ابھی سماج کی جوتیاں اٹھا کر
چلے گا۔ ایک مکرم سردار مان سنگھ رئیس اعظم موضع وچھوہا
وہاں رونق افروز تھے وہ منصف مقرر ہوئے اور انہیں
کے ہاتھ میں تحریریں دی گئیں۔ اب ایک انگلی پر سنان یا آریہ
سماج کی قسمت کا دعویٰ فیصلہ ہے سردار صاحب نے
سمجھ کر پڑھا اور فرمایا کہ گرہن کے معنی اس مقام میں کھینچنا
تانی کے ہیں۔ اللہ اکبر۔ بس پھر کیا تھا چاروں طرف سے
تالیاں بجنی شروع ہوئیں اور گھٹا کر دوارہ سے نرم اور

ناقوس کی صدا اور گھڑیاں اور گھنٹوں کی آواز سے آسمان
کی خلا میں گونج پیدا ہو گئی پھولوں کے ہار سنان دھرم کے
پنڈتوں کے گلے میں پہنا دیئے۔ اور تمام پبلک مند و
مسلمان فیصلہ کرتی تھی۔ کہ آریہ سماجی ہار گئے۔ اور سنان دھرم
بلند آواز سے کہتے تھے سنان دھرم کی جے۔ جلسوں میں حاضر
ہوئیو اے لوگ کہتے تھے کہ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور پٹنا اور اکثر

چاند پور بھیرہ میں مباحثات ہوئے مگر ایسا لطف کہیں
نظر نہیں آیا۔

آریہ سماج کے لیکچرار نے بصد حسرت بیان کیا کہ کیا میں
نہیں کہتا تھا کہ منصفی بنارس وغیرہ کے پنڈتوں پر ڈالی
جائے لیکن کیا وقت ہاتھ آتا ہے ع

اب پچھتاوت ہو گیا جب چڑیاں چک گئیں کھیت
بالآخر سنان دھرمیوں نے باہر منگوایا جب باجے کی آواز
آریہ پنڈتوں اور مہران سماج میں گئی تو بہت جلد مٹ گئیں گواہیں
اور ایسے جلدی چلے گئے کہ ایک شدھی بھی درمیان ہی چھوڑ
گئے۔ وہ اپدیشک جو تخت پوش پر پرزیدنٹ بنکر بیٹھے
اور گھورتے تھے مگر پھر وہ لوگوں کو شکل دکھانے کے بھی وادار
نہ ہوئے۔

نوٹ:- جسوقت پنڈت گوردت جی حوالہ تلاش کر رہے
تھے تو پنڈت دینا ناتھ آریہ ایڈیٹر نے کہا کہ فیصلہ کا نشی
اور بنارس کے پنڈتوں سے کرایا جائیگا۔ ایک ودان فوجوان

پنڈت گوردت جی نے فرمایا کہ بھوشٹ پوران
میں پیشین گوئیاں درج ہیں۔ اس واسطے کہ ہمارے اکن ہمارا کا
کا ان میں ذکر ہے جو تش کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ سورج گرہن
اور چاند گرہن کی نسبت مشترک خبر دیتی ہے علیٰ مذاقیہ
بھوشٹ پوران میں آخر سے تک پیشین گوئیاں درج
ہیں۔ جتنی کہ گلی اور تار کی پیشگوئی کی نسبت لکھا ہے کہ
سمبل ضلع مرلا آباد میں بشن برہمن کے گھر پیدا ہو گا
یہ او تار اس زمانہ میں قادیان میں پیدا ہو گیا۔ نذر
مجیب احمدی) باقی خلاف عقل امور جو آپکو معلوم ہوتے
ہیں وہ واقعات ہیں جو زمانہ کے بعد سے عجیب معلوم
ہوتے ہیں خدا جانے اس زمانہ میں اس سے بھی زیادہ
عجائبات ہونگے

پنڈت گوردت جی نے فرمایا۔ کہ سوامی دیانند کے
دیدوں میں نہ اصلی دیدوں میں یہ لکھا ہے کہ چیلہ
گورو کی اور گورو چیلہ کہ..... شدھ کرے نیوگ کو یہی ہے
خود رہنے دو دینر عورت کو مرد کے ساتھ۔۔۔۔۔
کرنے کا ذکر دیدو دیا میں اسکا ذکر کیا خاصکر جوالہ
رگوید ادھیائے ۱۴ متر چالیس۔

ثابت ہو کہ متورات کے مستحق گرہن کرنا یوگ ہے۔
پنڈت آریہ سماج نے حوالہ طلب کیا۔ جس کے نکالنے

نیں پنڈت گوردت صاحب کو دیر لگی جس پر آریہ سماج
فرے مارنے لگے اور نا جائز دباؤ ڈالنے لگے گوکہ گھر کر
رہ جائے مگر وہ مرد میدان گھبرانے والی عورتی نہیں تھا
اس نے کہا کہ اگر میں نہ نکالوں تو برہمن کے دیر ج کر
نہیں۔ اور تمام جوتیاں سماج کی ابھی اٹھا کر چلوں گا
حاضرین کو تسلی ہوئی ناگیاں جب اسکو وہ مقام مل گیا
تو وہ شیر بر کی طرح پھلانگ مار کر کرسی سے میدان جلسہ
میں آیا۔ اور حوالہ پیش کیا۔ اب لفظ گرہن پر بحث
ہوئی۔ اس مقام پر سخت تقاضا ہوا۔ یہاں مستحق
گرہن کر نیکاشیہ جس کا ارتھ کھینچنا نہیں بلکہ ہاتھ کھنکھار
ڈکشنریاں منگوائی گئیں یہ لکھنا ان کا وقت تھا اور عجیب
نظارہ تھا۔ امرکوش منگٹھ جو سنکرت لغت کی مستند
کتاب ہے منگوائی گئی اور اسکا بھاشیہ دیکھا گیا اب یقین

پنڈت نے مختصر تقریر لفظ گرجن پر سنسکرت میں کی اور پنڈت دینا ناتھ اپدیشک آریہ کی جیلنج دیا کہ مقابلہ پر سنسکرت بول کا نشی جلسے کی ضرورت نہیں مگر مقابلہ میں ایک لفظ نہ بول سکے فقط انھوں نے حکم آیت: محزون بیوتہم باید یہسم دبا یندی المومنین۔ باہمی اختلاف سے ہلک پر ایک دوسرے کی حقیقت ظاہر ہو گئی اور اسلام بول بالا ہوا۔

پنڈت رلیارام کا لیکچر

۲ بجے دن پنڈت رلیارام صاحب ایڈیٹر اخبار دھرم پرچارک کے لیکچر کا اعلان ہوا۔ اور بڑے کوٹھ کے پاس چاندنی لگاٹی گئی۔ تخت پوش کرسیاں بچھائے گئے۔ ہندو مسلمان کا خاصہ اجلاس تھا۔ پنڈت رام نرائن صاحب لاہوری اور پنڈت گوردت صاحب سناٹن دھرم اور ایک نوجوان پنڈت جس نے سنسکرت میں تقریر کی تھی اور پنڈت دینا ناتھ جی اور پنڈت پورنا ناتھ اپدیشک سے تحریر کی تھی گرسیوں پر رونق افروز تھے۔ پہلے نوجوان پنڈت نے بھاشہ میں مختصر تقریر کی پھر پنڈت رلیارام صاحب نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہوت میں پانچ قسم کے تعصب یعنی ملکی اخلاقی قبیعی شخصی مذہبی سے علیحدہ ہو کر گفتگو کرتا ہوں ہر ایک فرد جو اس لیکچر کو سنے وہ ان پانچ قسم کے تعصب سے علیحدہ ہو کر سنے۔ تو کہ وہ اصلیت مذاہب پر کامیاب ہو۔ اس وقت میں مذاہب عالم کی مثال دیتا ہوں۔ اس سے حقیقت مذاہب کا اندازہ کرنا چاہیئے۔ میں آستک (آئیت) ناستک (دہریہ) کے بزرگوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں مشرک گھوٹون جو خدا کی ذات کا منکر تھا اس کو بھی چشم وقعت سے دیکھو ہنگا کیونکہ جب اسکے ہاتھوں پر قسم کے واسطے انجیل لکھی گئی تو کس استقلال سے کہتا ہے کہ میں اس ہستی کا قائل نہیں جس کی طرف سے اس کا نزول مانا جاتا ہے تو پھر اس کی عظمت کا کس طرح اقرار کروں دیکھو فحش غلطی پر اس کی استقامت کومت سے بھی زیادہ درجہ رکھتی ہے فحش غلطی پر استقامت کوئی قابل تعریف فعل نہیں کہا جاسکتا۔ انھوں نے کل مذاہب کے پیشواؤں کو ایک جگہ کے حکام کی طرح خیال کو دجن میں اعلیٰ اور نیچے میں اب توجہ کرو کہ کوئی بستی نہیں جس میں خدا کی طرف سے پیغام رساں نہ آیا ہو۔ حضرت عیسیٰ حنکو

فرزند خداوند کہا گیا ہے اور وہ خدا کے دامن سے جلا بٹھا ایسا ہی مان لیتے ہیں ایسا ہی زرتشتک فارسی اور گورو نانک صاحب اور راجہ رام چندر جی ہمارا ج کرشن جی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب ہمارے تاملوگ اور بزرگان دین قابل عزت ہیں۔ انہوں نے جو الہامی پیام حاصل کیا۔ اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے دریائے گنگے کوئی صاحب لٹا اور کوئی مٹکا کوئی گاگر بھلائے میں ہر ایک کے پاس آب حیات ہے گو کم و بیش ہے۔ ایسا ہی ان سب پیشواؤں کے پاس کلام الہی ہے۔ گو میں اس وقت صریح نہیں بیان کرتا کہ خداوند کا مذہب کیا ہے مگر یہ ۔۔۔ کافی سمجھتا ہوں کہ خدا کا مذہب وہ ہے جو ازل میں اس کے گیان میں تھا۔ اور اب ہے اور آگے ہوگا اور ایک اور امر پر توجہ کرتا ہوں۔ کہ کسی پیشوا کے نابود ہونے دلی ارادہ نہ ہو کہ یہ نہیں کہا کہ ہمارے پیشوائے بہت غلطیاں کیں اور اگر زندہ رہتا۔ تو اور غلطیوں کا بھی اقرار کرتا۔ مگر سوامی دیانند کی نسبت لالہ لاج پت رائے وغیرہم یہ اقرار کرتے ہیں

۱۔ نیز کسی کتاب الہامی کی نسبت حکام وقت کا فیصلہ نہیں کہ خلاف تہذیب مضامین پر عادی و متکمل ہے۔ مگر ستیارتھ کے دید منتروں پر جو سوامی دیانند ویدوں کے منتر میں فیصلہ ہو چکا یلائے دست موجود ہے اور پھر نیوگ کی نسبت کہا کہ یہ مقدس مسئلہ سناٹن دھرم ویدوں میں نہیں۔ اور ذیل کا اندراج ستیارتھ سے سنایا۔

(۱) اول یہ کہ چھوت کا مسئلہ ستیارتھ سے ثابت ہے سوامی دیانند لکھتا ہے:۔ سوال سب آدمیوں کو ہاتھ کی پکی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا غیب ہے۔

جواب عیب ہے کیونکہ جس طرح عمدہ چیزوں کے کھانے پینے سے برہمن اور برہمنی کے جسم میں بدبود وغیرہ سے پاک سے دیرم (حیض منی) پیدا ہوتی ویسی چندال اور چندالنی کے جسموں میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ چندالنی کا جسم بدبودار ذروں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ویسا برہمن وغیرہ بدبودار نہیں ہوتا۔ اس لیے برہمن وغیرہ اعلیٰ درجوں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے۔ اور چندال وغیرہ نیچے جی چار

وغیرہ کا نہ کھانا چاہیئے۔

پھر برخلات اسکے شرعی کرنا اور کسی چندال وغیرہ کو اپنی میں ملانا کیونکہ ممکن ہے

(۲) ستیارتھ سملاس نمبر ۴ صفحہ ۱۵

سوال۔ نیوگ موسیٰ پر ہوتا ہے یا خاوند کے جیتے جی۔ جواب۔ جیتے بھی ہوتا ہے (یہاں وید منتر منقول ہے) جب خاوند اولاد پیدا کر نیکی کا قابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ ایک سخت اولاد کی خواہش کرے عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد انیس ہو سکے گی تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے۔ لیکن اس بیابے ہوا شہ خاوند کی خدمت میں کر بستہ رہے۔ ویسے ہی عورت بھی بیماری وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر تولد اولاد کے قابل ہو۔ تب اپنی خاوند کو اجازت دے کہ اسے مالک آپ تو اولاد کی خواہش مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کیجئے۔

یہ نقل کر کے پنڈت رلیارام نے فرمایا کہ اس کا سناٹن دھرم کے ویدوں میں کچھ ذکر نہیں۔ یہ صرف سوامی دیانند کے دید بھاشیہ کا ذکر ہے۔

(۳) ان کے بعد پنڈت رام نرائن جی نے تقریر فرمائی۔ اور کہا کہ کل رات میں آریہ دھرم پر خوب بدشعنی ڈالی ہے۔ اور آج رات مزید بدشعنی ڈالوں گا۔ حاضر الوقت غور سے سنئے۔ سوامی دیانند ستیارتھ میں لکھتے ہیں۔ کہ عورت کے حاملہ ہونے کے وقت اگر جوانی کے باعث رہا نہ جائے تو نیوگ کرنا چاہیئے۔ سملاس صفحہ ۱۵

پھر فرمایا کہ لاہور شاید پنڈت منشی رام جی نے اعلان کیا ہے کہ سوامی دیانند جی نے نیوگ سناٹن دھرم کی خاطر مقرر کیا ہے۔ کیا صریح خلاف واقعہ ہے؟

ضطرر کا

ایک لکے زئی دوست جکی ماہواری تخواہ لفظ اور معقول آباد رکھتے ہیں۔ عمر تھکے لکے کا کیفر دستم + (۲) ایک لکے ملازم تخواہ تھکے ماہواری معقول جائید کے مالک میں قادیان میں لکے کے لئے زمین بھی خریدی عمر چالیس سال کے لئے کھلے کیفر دستم۔

۱۵ فروری ۱۹۱۸ء

غیر مذاہب میں تبلیغ کیلئے نور یک ڈیو کی نہایت مفید کتابیں

سو انجمنی تحفہ بابائانک : یہیں میں اللہ کی بونعمی ہے جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پر ہونے والے مذہب کے کل عقائد باطلہ کا کھنڈن در کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نور بلند کیا اور اپنے حال قابل سزا کر دیا کہ اس وقت اگر کوئی اس نیک کون آسمان کے نیچے پتا نہ دے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ قابل دیدار انجمنی ہے ۲۵ صفحات کی کتاب قیمت صرف ۱۲ جلد ۱۲

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم : یہ نہایت کتاب کی نسبت حضرت حاجی عظیم مولوی نور الدین صاحب نے تفسیر نورانیہ میں یہ کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کا کمال ہے جس سے پڑھنے والے ہی پتہ آئے اس کتاب کے مطالعہ سے بھارت ہی خوش حال ہوئی کتاب بہت ہی دلچسپ ہے قیمت فی جلد ۸

جھوک نندی والی : پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے یہ ایک فیلر کتاب ہے یہ وہ شہرہ آفاق ہے جس کا چرچا کر رہا ہے اور جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھاپہ کے ساتھ طبع ہوا ہے پنجابی نظم کمال کی دیکھ کر اور دل بہاؤ قیمت ۱۲

فتح مسبین : وہ مباحثہ جو ۲۱ - مئی ۱۹۱۶ء کو لاہور میں آریہ سماج کے ایک بڑے بھاری پنڈت سے خاک ایدھن پر ہوا جس میں اللہ تعالیٰ نے فتح میں عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پنڈتال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھ اور مسلمان حاضرین نے باوازا بلند کیا یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے خود آریہ صاحبان نے اپنی گزری اور ان کی کیا اب یہ بے نظیر مباحثہ کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے یہ مباحثہ کیا ہے سمجھ کر آریہ مذہب کی کل مسلک کا بہترین نظام ہے ۶ صفحات کی کتاب قیمت صرف ۴ ملنے کا پتہ

لانا مانی موسیٰ کی کہستانی

صاحبان انجمنی موسیٰ کی کہستان سے ایس ہو۔ کوشش شرط ہے ہم نے بھی کئی روپیہ صرف کیا۔ مگر آفرجوندہ یا باندہ محض خدا کے فضل سے اصل موسیٰ مل گئی۔ اب آپ بھی لو اور مفردات کی کتابوں کی کسوٹی پر رکھو۔ اور صاحب عظیم جیسے حکیم کے قول کے موجب ناخت کرو اور اپنے حکموں اور طبیعوں کو دکھاؤ اگر موافق مفردات کی کسوٹی اور موافق قول صاحب محیط پاؤ تو نور علی نور درندہ ایس۔

چیتا بقول صاحب محیط

اصلی موسیٰ گرمی پہنچانے سے نرم ہو جاتی ہے اس کے فوائد صاحب محیط یوں فرماتے ہیں۔ تمام بدن کے دردوں کو دور کرتی ہے۔ سب قوتوں کی گہلان ہے ارواح کی معاون مقوی دل۔ مفرح قلب۔ یعنی درد دور کرتی۔ اور بلغمی ہوا خارج کرتا ہے ظاہری باطنی اعضا کی محافظ ہے۔ تمام پٹھوں کی مژدہ کی لئے لانا ہے مقوی باہ۔ ضرب کے لئے آسیر۔ چوٹ کے لئے تریاق۔ فحش قہر کے لئے مسحائی۔ سوزاک اس کے ذریعہ کھڑے قطرہ قطرہ پٹا بکسے لئے خاص ہے۔ درد منہ میں دور کرے۔ سینہ دھچچہ سے کے لئے نہایت مفید مؤثر ہے۔ جویان درد کر کے لئے مجرب۔ نھور پرانے زخم بریں۔ قوس عرق النساء کو کم شکم۔ ان امراضی کے لئے موسیٰ کا وجود فضل دیتی ہے شکوہ اور آواز قیمت فی تولد ایک روپیہ (۱۰) محصول بذمہ خسریدار

المشاورہ KHILAFAT LIBRARY

نظام جہان چیمبر انجمن کاغذی قادیان ضلع گروہ

اشتہاری ادویہ و طبیعت کی گودیں آوا

آردو کی از حد و طبیعت ضروری مفید علم قیمتی اور کارآمد طبیعتی ہدایات قدرتی علاج آسان و کم قیمت

طبیعی مشورہ

طبیعی مشورہ نمبر ۱ فرست مضامین : قدرتی معالج ڈاکٹر مہا۔ ڈاکٹر بانی۔ ڈاکٹر خاند۔ ڈاکٹر وزیر شا۔ ڈاکٹر نند۔ ڈاکٹر گ۔ ڈاکٹر آفتاب۔ ڈاکٹر خیال۔ ڈاکٹر افتخار کے لانا مشورے۔ آسان مجرب قدرتی نسخہ جات۔ عام ادویہ۔ روزانہ ضروریات کی اشیاء پر طبیعتی ہدایات۔ بخار، ہیضہ، تھلج، ہیضہ، زکام، دیر، کھانسی، امراض چشم وغیرہ پر دلچسپ مشورہ مع علاج وغیرہ وغیرہ ۱۲۱ صفحہ کی خوبصورت کتاب سرائیش قیمت فی جلد ۲۲ مع محصول ۶

طبیعی مشورہ نمبر ۲ اصل حکت اور طبیعت میں ادویہ کی خطرناک تجارت پانی سے جلا امراض کا قدرتی طریق علاج مع دستی کوم ذلی کم وغیرہ قیمتی شیشوں کی نہایت آسان قدرتی علاج ہے دھن دھن کو ہنسی کے طریق علاج میں ضروری اصطلاح اور ایڑائی نہایت دلچسپ قیمت فی جلد ۲۲ مع محصول ۶

طبیعی مشورہ نمبر ۳ بنام ڈاکٹر کلام : نہایت نرالا اور مفید مضمون۔ علاج بزرگ کرات طبی اور اطباء مشرور کا مدلل استعمال بعد دلچسپ علمی تجربات۔ فلسفہ خیال۔ فلسفہ کلام۔ الفاظ کی ماہیت اور اثرات۔ فلسفہ یکسوئی یا ایک کے آسان دلچسپ طریق۔ پورا نام کی آسان مشقیں جدید جسمانی ورزشیں آسان مع تصاویر مفید صحت و دماغ امراض فلسفہ علاج مجرب مشرور اور کلام سے امراض جسمانی اور روحانی دکھوں کا بلا درد یقینی علاج قابل دید ۱۲۰ صفحہ موٹا کاغذ قیمت ۵ مع محصول ۶

طبیعی مشورہ مع محصول ۶ ایک روپیہ دسٹ مع محصول ۶

فوری خرید و اور ضروری ٹھکانہ بھاری ٹیسوں اور ادویہ اور روزانہ اخراجات کے مصنفہ منتہی رام دویہ کو بریج آدیتہ اوشد مالہ صدر بازار

راولپنڈی